قرآنی علم و حکمت کے جواہر

علامہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی
(ستارۂ امتیاز)

خطِ کوفی میں حدیثِ نبوی کا خوبصورت نمونہ

از سلیم اختر

اَلْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤمِنِ

ترجمہ: حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

علاّمہ نصیر الدّین نصیرؔ ہونزائی ؒ

(ستارۂ امتیاز)

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شائع کردہ

المعهد للحكمة الرّوحانية والعلم المنير

www.monoreality.org
www.ismaililiterature.com
www.ismaililiterature.org

© 2021

ISW
LS

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science

Knowledge for a united humanity

ISBN 1-903440-78-5

فہرستِ مضامین

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱ .... ۱
" " " قسط ۲ .... ۲
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳ .... ۳
" " " قسط ۴ .... ۴
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵ .... ۵
" " " قسط ۶ .... ۶
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷ .... ۷
" " " قسط ۸ .... ۸
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹ .... ۹
" " " قسط ۱۰ .... ۱۰
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۱ .... ۱۱
" " " قسط ۱۲ .... ۱۲
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۳ .... ۱۳
" " " قسط ۱۴ .... ۱۴
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۵ .... ۱۵
" " " قسط ۱۶ .... ۱۶
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۷ .... ۱۷
" " " قسط ۱۸ .... ۱۸
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۹ .... ۱۹
" " " قسط ۲۰ .... ۲۰
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۲۱ .... ۲۱
" " " قسط ۲۲ .... ۲۲
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۲۳ .... ۲۳
" " " قسط ۲۴ .... ۲۴
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۲۵ .... ۲۵
" " " قسط ۲۶ .... ۲۶
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۲۷ .... ۲۷
" " " قسط ۲۸ .... ۲۸
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۲۹ .... ۲۹
" " " قسط ۳۰ .... ۳۰
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳۱ .... ۳۱
" " " قسط ۳۲ .... ۳۲

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for united humanity

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳۳ ..... ۳۳

" " " قسط ۳۴ ..... ۳۴

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳۵ ...... ۳۵

" " " قسط ۳۶ ...... ۳۶

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳۷ ...... ۳۷

" " " قسط ۳۸ ..... ۳۸

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۳۹ ..... ۳۹

" " " قسط ۴۰ ..... ۴۰

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۴۱ ...... ۴۱

" " " قسط ۴۲ ..... ۴۲

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۴۳ ...... ۴۳

" " " قسط ۴۴ ..... ۴۴

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۴۵ ..... ۴۵

" " " قسط ۴۶ ..... ۴۶

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۴۷ ..... ۴۷

" " " قسط ۴۸ ..... ۴۹

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۴۹ ...... ۵۱

" " " قسط ۵۰ ...... ۵۲

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵۱ ...... ۵۳

" " " قسط ۵۲ ...... ۵۴

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵۳ ...... ۵۵

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵۴ ..... ۵۶

" " " قسط ۵۵ ..... ۵۷

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵۶ ...... ۵۸

" " " قسط ۵۷ ..... ۵۹

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۵۸ ..... ۶۰

" " " قسط ۵۹ .... ۶۱

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۶۰ ..... ۶۲

" " " قسط ۶۱ ...... ۶۳

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۶۲ ..... ۶۴

" " " قسط ۶۳ ..... ۶۵

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۶۴ ..... ۶۶

" " " قسط ۶۵ ...... ۶۷

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۶۶ .... ۶۸

" " " قسط ۶۷ ..... ۶۹

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۶۸ ..... ۷۰

" " " قسط ۶۹ ..... ۷۱

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۰ ..... ۷۲

" " " قسط ۷۱ ...... ۷۳

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۲ ..... ۷۴

" " " قسط ۷۳ ..... ۷۵

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۴ ...... ۷۶

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۵ ..... ۷۷
" " " قسط ۷۶ ..... ۷۸
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۷ ..... ۷۹
" " " قسط ۷۸ ..... ۸۰
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۷۹ ..... ۸۱
" " " قسط ۸۰ ..... ۸۲
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۸۱ ..... ۸۳
" " " قسط ۸۲ ..... ۸۴
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۸۳ ..... ۸۵
" " " قسط ۸۴ ..... ۸۶
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۸۵ ..... ۸۷
" " " قسط ۸۶ ..... ۸۸
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۸۷ ..... ۸۹
" " " قسط ۸۸ ..... ۹۰
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۸۹ ..... ۹۱
" " " قسط ۹۰ ..... ۹۲
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹۱ ..... ۹۳
" " " قسط ۹۲ ..... ۹۴
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹۳ ..... ۹۵
" " " قسط ۹۴ ..... ۹۶
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹۵ ..... ۹۷
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹۶ ..... ۹۸
" " " قسط ۹۷ ..... ۹۹
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۹۸ ..... ۱۰۰
" " " قسط ۹۹ ..... ۱۰۱
قرآنی علم و حکمت کے جواہر قسط ۱۰۰ ..... ۱۰۲

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ رعد (۱۳: ۱۵-۱۶) وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّکَرۡھًا۔۔۔ الۡوَاحِدُ الۡقَھَّارُ۔

اور آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات سے) جو کوئی بھی ہے خوشی سے یا زبردستی سب اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں۔ اور اللہ کیلئے کائنات کا یہ سجود کئی معنوں میں ہوسکتا ہے، مثلاً کائنات انسانِ کبیر ہے، یا ایک عظیم فرشتہ ہے، اور یہ حقیقت بھی ہے کہ روحانی قیامت میں اَلۡوَاحِدُ الۡقَھَّار ساری کائنات کو دستِ مبارک میں لپیٹ کر ایک گوہر بناتا ہے، اور وہ گوہر خدا کے آگے سجدہ کرتا ہے، وہ قادرِ مطلق اس موتی (لؤلؤ) کو پھیلا کر کائنات بناتا ہے اور یہ موتی خدا کی اطاعت کرتا ہے اور سجدہ کے معنی اطاعت بھی ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا یہ عالم اپنی سالمیت میں انسانِ کبیر بھی ہے، ایک عظیم فرشتہ بھی ہے، ارواح کا ایک سمندر بھی ہے اور کائناتی بہشت بھی ہے، اور اپنے ذرّات میں عالمِ ذرّ بھی ہے۔ اور اللہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡد ہے (۸۵: ۱۶) یعنی جو چاہے کرتا ہے۔

پیر، ۱۷؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ بقرہ (۲: ۱۵۵-۱۵۷) اسی پُرحکمت ارشاد میں عاشقانِ نورِ الٰہی کو خوب غور کرنا ہے، آمین! ترجمۂ قرآنِ حکیم سے فائدہ اُٹھائیں۔ آپ کی گریہ و زاری، مناجات، سجودِ خاکساری اور پُرسوز و عاجزانہ دعا میں نورِ الٰہی کا عظیم معجزہ پوشیدہ ہے۔

قرآنِ حکیم گریہ و زاری کی بڑی تعریف کرتا ہے (۱۹: ۵۸) اور اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ یہ حضرات کون تھے؟ جن کے پاک آنسوؤں کی عمدہ مثال پاک قرآن میں ہمیشہ کیلئے محفوظ و موجود ہے۔ اور میرا یقین تو یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السّلام عشقِ الٰہی میں روتے روتے جیتے جی فنا فی اللہ ہو کر اس کا مناجاتی کلام خدا کی وحی کے سانچے میں ڈھل گیا۔

یہ پاک ارشاد (۱۷: ۵۵) کا ہے: وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا۔

پیر، ۱۷ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ لقمان (۲۰:۳۱) میں حکمتِ بالغہ سے لبریز ارشاد ہے: اَلَمۡ تَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَاَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً۔

تاویلی مفہوم: کیا تم نے چشمِ بصیرت سے آفاق اور اپنے نفس (حظیرۂ قدس) میں نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقیناً تمہارا تابع کر دیا ہے۔ اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک ارشاد پر کامل یقین کرکے بار بار گریہ وزاری کے ساتھ اس کی بارگاہِ عالی میں بڑی کثرت سے سجود کرنا چاہئے اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ آمین!

دعا ہے: رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ (۸:۳)۔

نوٹ: آیاتِ تسخیر تقریباً سولہ ہیں اور ان سب کی حکمتیں ارشادِ مذکورِ بالا میں جمع ہیں، لہٰذا آپ اس میں غور و فکر کرکے خوب فائدہ حاصل کریں۔

منگل، ۱۸ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیوانِ حضرت علیؑ با ترجمۂ مولوی سعید احمد اعظم گڑھی ص ۱ے پر جو لاثانی اور غیر فانی کلام ہے وہ گویا باغاتِ بہشت میں سے ایک دلکشا باغ ہے، آپ باربار اس کے پھلوں اور پھولوں سے فوائد حاصل کرتے رہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل (۱۷: ۴۴) میں یہ پُرحکمت ارشاد ہے کہ معبودِ برحق وہ ہے کہ کائنات وموجودات کی ہر چیز مقامِ عقل پر اس کی تسبیح کرتی ہے۔ اور مقامِ عقل ومعرفت یہ ہے کہ عالمِ اکبر، انسانِ کبیر ہے = فرشتۂ نفسِ کلّی ہے، نفوسِ انسانی کا بحرِ محیط ہے، عالمِ لطیف ہے، لوحِ محفوظ ہے، اسی طرح اسکا ایک نام کُلُّ شَیۡءٍ بھی ہے، کیونکہ اس میں ہر چیز محدود وموجود ہے اور یہ انسانِ کبیر جس صورت میں بھی ہو خدا کی اطاعت، سجود اور تسبیح کرتا رہتا ہے۔ معرفت کے ان تمام اسرار کو سمجھنا بہت مشکل ہے، لہٰذا ارشاد ہوا کہ تم ان چیزوں کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو۔

منگل، ۱۸؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الانعام (۶ : ۱۶۰) کا بابرکت ارشاد یقیناً برکتوں کا ذریعہ ہے : مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِھَا۔ ترجمہ : (اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو اس کا دس گنا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ قانونِ ثواب قابلِ تعریف ہے، تاہم قرآن میں ایک اور مثال ہے، اس کو بھی پڑھ کر غور کریں۔ سورۂ بقرہ (۲ : ۲۶۱) ترجمہ : جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی مثل اس دانہ کی سی مثل ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کیلئے چاہتا ہے (بہت کچھ) اضافہ کر دیتا ہے۔ مومنِ سالک کی رُوح دانۂ گندم سے کمتر ہرگز نہیں اگر روحانی قیامت کے کھیت (معجزانہ کھیت) میں روح کی کاشت ہوگئی تو سات رات اور آٹھ دن میں نفسِ واحدہ کی کئی کئی فصلیں تیار ہو جاتی ہیں، جس میں مومنِ سالک کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے، یعنی صورِ اسرافیل کی دعوت پر سیارۂ زمین کے تمام لوگ روحاً اس کے عالمِ شخصی میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ ہوا ایک دانہ سے سات بالیاں (سات سو دانے) اور پھر بے شمار دانے، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا معجزہ ہے۔

بدھ، ۱۹ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نور کے دو دریاؤں کے سنگم ہی کی طرح قرآنِ حکیم میں اللہ تبارکؔ و تعالیٰ کے دو دو پاک و مبارک اسماء ساتھ آئے ہیں، جیسے چھ مقامات پر اَلۡوَاحِدُ الۡقَھَّار آیا ہے، (انڈیکس ص ۵۵۴)۔ آپ عَزِیۡزٌ حَکِیۡم کو دیکھیں۔ انڈیکس ص ۴۸۲ کی مدد سے اَلۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡر کو قرآن میں دیکھیں۔

الغرض آپ خود قرآنِ حکیم کی ورق گردانی کرتے کرتے دیکھیں کہ اس لاھوتی کتاب میں جگہ جگہ اسمائے صفاتِ الٰہی کا نورانی سنگم ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ اور کیا اشارہ ہے؟ اور کیا سرِّ اعظم ہے؟

جمعرات، ۲۰؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ (۴۱ : ۳۵) اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت کے عظیم الشان معجزات سے قرآنِ حکیم کی ہر ہر آیت لبریز ہے، تاہم قرآنِ پاک شفاخانۂ لاہوتی بھی ہے، لہٰذا اس مبارک ارشاد میں روحانی علاج کا جو بڑا عجیب نسخہ موجود ہے، وہ بے مثال ہے۔ اس بندۂ ناچیز کو اس پاک ارشاد سے آج ایک قلبی معجزہ ہوا۔ آپ اس آیت کے ترجمۂ ظاہر کو سمجھ لیں اور اس پر عمل کریں۔

قبلاً (۴۱ : ۳۳) میں یہ ارشاد ہے : وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۔ یہ دونوں پُرحکمت آیتیں مربوط ہیں، اور ان کا مضمون ایک ہی ہے اور اشارۂ حکمت بھی ایک ہی ہے، پس خداوندِ برحق کے فضل وکرم سے ان چند مومنین کے حق میں اس بندۂ خاکسار نے عاجزانہ دعا کی، اور بارگاہِ مولا سے معافی کا خواستگار ہوا، جس کے بعد ایک قلبی معجزہ ہوا۔ ان شاء اللہ آپ سمجھتے ہوں گے۔ آپ بھی ہر مومن کے لئے بار بار نیک دعائیں کرتے رہیں۔ آمین! آمین!

جمعرات، ۲۰ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ہے، کہ ایامِ آسٹن میں اس بندۂ خاکسار و ناچار نے ایک نورانی خواب میں بمقامِ قریۂ حیدرآباد (اپنا گاؤں) نمبردار رحمت ابنِ محمد ضمیر کو دیکھا جس کے ساتھ دو نوجوان اور بہت خوبصورت بیٹے تھے، یہ رحمتِ مولا کی ایک تجلی تھی، جس میں اس کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز کے حضورِ عالی سے نفوسِ خانۂ حکمت کو یہ اشارہ تھا کہ ان کی روح مولا کی رحمتِ بیکران سے دنیا میں بھی نوجوان اور خوبصورت ہے، اور بہشت میں بھی۔

بحوالۂ کتابِ کوکبِ درّی بابِ سوم مولا علی علیہ السّلام نے اپنی ذاتِ عالی صفات کے بارے میں فرمایا: میں ہی قیامت ہوں۔ قرآنِ حکیم میں قیامت کے بہت سے ناموں میں سے ایک سنگم نام خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ (۵۶ : ۳) ہے، ترجمہ: پست کردینے والی، بلند کردینے والی۔ اور یہ دونوں اسماء اللہ کیلئے بھی ہیں۔ اَلْخَافِضُ = پست کرنے والا۔ اَلرَّافِعُ = بلند کرنے والا۔

جمعہ، ۲۱ رجنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ قیامت (۷۵: ۱-۲) میں خدائے علیم وحکیم نے اوّل قیامت کی قسم کھائی ہے، پھر نفسِ لوّامہ کی قسم کھائی ہے، اس ارشادِ مبارک کی حکمت میں صاحبانِ عقل کیلئے یہ اشارہ موجود ہے کہ عاشقانِ الٰہی طرح طرح سے اپنے آپ کو ملامت کرتے رہتے ہیں، کیونکہ نفسِ امّارہ جو زبردست جنّی شیطان اور بڑا دشمن ہے، اس کو نفسِ لوّامہ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے، کوئی دانا عاشق ہی اس رازِ قرآن کو سمجھ سکتا ہے کہ نفسِ لوّامہ کو مرتبۂ قیامت کے بالکل قریب رکھنے میں یہ واضح اشارہ ہے کہ نورِ الٰہی کا ہر عاشق بار بار اپنے آپ کو ملامت کرتا رہے، تاکہ اس کا نفس حقیقی معنوں میں نفسِ لوّامہ بن سکے اور خداوندِ تعالیٰ کے نزدیک عملاً نفسِ لوّامہ ہو۔

بڑے خوش نصیب ہیں وہ عزیزان جو پاک مولا کے عشق میں گریہ وزاری اور مناجات کرتے ہیں، دعا ہے کہ ہر ایمانی دل میں دریائے عشقِ مولا موجزن ہو! آمین!!

سنیچر، ۲۲ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۰

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

هُوَالاوّل هُوَالآخر هُوَالظّاهر هُوَالباطن
مُنزّہ مالک المُلکی کہ بے پایان حشر دارد

میں ہر علم میں بہت غریب اور ناچار ہوں، لہٰذا حکیم پیر ناصر خسروؒ کے اس پُرحکمت شعر کی تعریف نہیں کر سکتا ہوں، جبکہ اس میں حکمتِ قرآن اور معرفتِ جنان (بہشت) کے اسرارِ عظیم پنہان ہیں، اس دنیا میں سب سے نایاب اور سب سے مخفی علم "عِلمُ القِیامَۃ" ہے، لیکن پیر صاحبؒ نے یقینِ محکم کے ساتھ اس شعر میں جیسا ارشاد فرمایا ہے، اس سے یہ اشارہ مل رہا ہے کہ قیامت اَلحَیُّ القَیُّوم کی صفتِ قدیم ہے جو ہمیشہ اس کا تجدّد ہوتا رہتا ہے، کیونکہ یہ عجائب و غرائب اور معجزاتِ عظیم کا بے پایان سلسلہ ہے۔

الٰہی بحرمتِ جملہ دعاہائے قرآن جو تجھ کو پسندیدہ ہیں ہماری حالتِ زار پر رحم و کرم فرما! آمین!

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدرِہٖ (۳۹ : ۶۷)۔

سنیچر، ۲۲ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَنۡ مَّاتَ فَقَدۡ قَامَتۡ قِیَامَتُہٗ۔ جو مر گیا یقیناً اس کی قیامت برپا ہو گئی۔ ہزار حکمت (حکمت ۱۰۷)۔

لہٰذا رسولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا: مُوتُوا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوا۔ تم جسمانی طور پر مر جانے سے قبل نفسانی طور پر مر جاؤ۔ (تاکہ تم کو قیامت کی معرفت حاصل ہو)۔

اگر اسمِ اعظم کے ذریعے سے عارفانہ موت اور قیامت کی شناخت نصیب ہوئی تو یہ خداوندِ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے، ورنہ قیامت کی معرفت ناممکن ہے۔

قرآنِ حکیم کے ۱۳ مقامات پر بَغۡتَۃً کا لفظ آیا ہے جو قیامت کے اچانک آنے کے بارے میں ہے، اور صورِ اسرافیل کی آواز جسمانی نہیں، بلکہ روحانی ہے، قیامت کا علمُ الیقین بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

سنیچر، ۲۲؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ رعد (۱۳: ۱) کے آغاز ہی میں یہ حروفِ مقدس ہیں : الف، لام، میم، را۔

الف = اوّل = عقلِ کُلّ = قلم،

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = لوح،

میم = رقیم = مرقوم،

را = رُوَیت = نورانی دیدار (حظیرۂ قدس میں)۔

قانونِ لفیف (۱۷: ۱۰۴) قانونِ نفسِ واحدہ (۳۱: ۲۸) قانونِ الواحد القہار حوالۂ قرآنی انڈیکس ص ۵۵۴۔ قانونِ خزائنِ الٰہی (۱۵: ۲۱)۔ قانونِ حیّ = اللہ کی ہر چیز زندہ، دانا = عاقل = نور ہے۔ مثلاً: خدا کی رسّی، خدا کا دین، اس کا نام، وغیرہ۔

ان قوانین کو آپ سب یاد کریں، تاکہ درسِ حکمت بہت آسان ہو سکے۔

آمین! آمین!

اتوار، ۲۳ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ الاعراف (۷: ۱) کے شروع ہی میں یہ پُراز اسرار حروفِ مقطعات آئے ہیں: الٓمّٓصٓ۔ الف، لام، میم، صاد:۔

الف = عقلِ کُلّ = عرش،

لام = نفسِ کُلّ = کرسی،

میم = مرقوم فی لوح محفوظ،

صاد = صورتِ رحمان = وجہ اللہ۔

یہ عظیم الشّان اور بلند ترین ظہورات و تجلیات حظیرۂ قدس کی بہشت میں ہیں۔ یہ بہشت نور کے دو دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ جس میں خداوندِ الواحد القہار نے اپنی تجلیات کی تمام چیزوں کو گھیر کر اور شمار کر کے رکھا ہے اور یہاں قانونِ حیّ بھی ہے = خدا کی ہر تجلیاتی چیز ایک زندہ نور اور ایک عظیم فرشتہ ہے، پس یہاں کی ہر چیز خدائے واحد ہی کی تجلی ہے۔

جس طرح ایک بُروشسکی شعر کا ترجمہ ہے: سو لاکھ سنگھائے بلور کو سورج کے سامنے پھیلا کر دیکھو! آیا ان سب بلوروں میں سورج ہے یا نہیں؟

اتوار، ۲۳ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اسمِ اعظم اور نورِ اقدم خود ہی قیامت ہے۔ قیامت کے بارِ گران سے آسمانوں اور زمین کی کمر ٹوٹ رہی ہے، وہ اچانک آنے والی چیز ہے (۷: ۱۸۷؛ ۶: ۳۱)۔

قیامت کا پروگرام تھا اچانک آنے کا (۱۲: ۱۰۷) امرِ قیامت = کن = "ہو جا" کا حکم یا واقعہ: ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر بے شک خدا ہر چیز پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہے (۱۶: ۷۷) دورِ موسیٰؑ میں خدا نے فرمایا تھا: میں قیامت کو چھپائے رکھوں گا (۲۰: ۱۵)۔ قیامت اچانک آتی رہی یعنی روحانی طور پر آئی (۲۲: ۵۵)۔ قیامت لوگوں کی غیر شعوری میں آکر گزرتی ہے (۴۳: ۶۶)۔

قیامت کی شرطیں (معجزۂ شق القمر وغیرہ) (۵۴: ۱) بہت پہلے ہی آچکی تھیں، لہٰذا روحانی قیامت ۱۹۵۱ میلادی میں برپا ہو چکی ہے۔ اب اس کے تاویلی معجزات کا سلسلہ جاری ہے۔

نوٹ: میرے تجرباتی مقالے صرف خانۂ حکمت کیلئے ہیں۔

پیر، ۲۴ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ آلِ عمران (۳:۱-۲) الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ۔

الف = اوّل = عقلِ کُلّ = عرش = قلم = گوہرِ عقل،

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = کرسی = لوح = کتابِ مکنون،

میم = رقیم = مرقوم = تجلیاتِ اسرارِ علمِ لدنی از قلم و لوح = از گوہرِ عقل و کتابِ مکنون۔

یہ تمام عظیم معجزات حظیرۂ قدس کی بہشت میں ہیں، خداوندِ تعالیٰ جن لوگوں کو چاہے اس بہشت کی معرفت عطا کر دیتا ہے (۶:۴۷)۔

پیر، ۲۴؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۱۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ ھود (۱۱:۱) الٓرٰ۔ الف، لام، را۔

الف = ازل = ابد = اوّل = آخر = نورِ محمدؐ و علیؑ = قلم = عرش = عقلِ کُلّ۔

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = لوح = روحِ اعظم = انسانِ کبیر۔

را = رقیم = مرقوم = رؤیت = دیدارِ نورانی = وجہ اللہ۔

حظیرۂ قدس حقیقتوں اور معرفتوں کی بہشت ہے، جس میں خدا کی ہر چیز یعنی سب کچھ ہے، قرآنِ حکیم میں جہاں جہاں کُلُّ شَیۡءٍ آیا ہے، وہ حظیرۂ قدس کی طرف اشارہ ہے۔

خداوندِ تبارک و تعالیٰ القابض الباسط نے اپنی خدائی کی تمام چیزوں کو لپیٹ کر حظیرۂ قدس میں رکھا ہے اور حظیرۂ قدس کو لپیٹ کر گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کے سنگم میں جمع کیا ہے، اور کتابِ مکنون کو صرف پاکان ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتے ہیں (۵۶: ۷۷-۸۰) تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔

منگل، ۲۵، جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ البقرۃ (۲:۱-۳) الٓمّٓ = الف، لام، میم۔

الف = ازل = ابد = اوّل = آخر = نورِ محمدؐ و علیؑ = قلم = عرش = عقلِ کُلّ۔

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = لوح = روح الارواح = روحِ اعظم = انسانِ اکبر = کرسی۔

میم = مکتوب = مرقوم = رؤیت = دیدارِ نورانی = صورتِ رحمان = وجہ اللہ۔

منگل، ۲۵؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط ۱۸:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃُ السَّجدۃ (۳۲: ۱-۲) الٓمّٓ = الف، لام، میم۔

الف = ازل = ابد = اوّل = آخر = نورِ محمدؐ و علیؑ = قلم = عرش = عقلِ کُلّ۔

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = لوح = کرسی = روحِ اعظم = انسانِ اکبر = امامِ مبین (۳۶: ۱۲)۔

میم = مکتوب = مرقوم = رؤیت = دیدارِ نورانی = صورتِ رحمان = وجہ اللہ۔

تاویلی مفہوم: کتابِ نورِ امامِ مبین = کتابِ لَارَیۡبَ فِیۡہِ ہے جو حظیرۂ قدس میں ہے، اس کا نزول وہاں پروردگارِ عالمین کی طرف سے ہوا ہے۔

اے برادران و خواہرانِ دینی! امامِ زمان علیہ السّلام کی تجلیات جو حظیرۂ قدس میں ہوتی ہیں ان کا نام قرآنِ حکیم میں کتابِ لَارَیۡبَ فِیۡہِ ہے۔ امامِ مبین کے پاک نور کی تجلیاتی کتاب جو حظیرۂ قدس میں ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں، قرآن کے تین مقامات پر اس کا ذکر ہے: بقرہ (۲: ۱-۲)، یونس (۱۰: ۳۷)، اَلسَّجدۃ (۳۲: ۲)۔

بدھ، ۲۶ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ آلِ عمران (۳: ۱۳۳) اور سورۂ حدید (۵۷: ۲۱) کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ قادرِ مطلق عالمِ شخصی کو کائناتی بہشت میں تبدیل کرتا ہے جس کو حاصل کرنے کا طریقہ تمام نیک کاموں میں سبقت کرنا ہے، آپ ان دونوں آیتوں کو حکمت کے ساتھ پڑھ لیں۔

آپ سورۂ حٰم السّجدۃ (۴۱: ۳۰-۳۵) ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ تک تاویل کے ساتھ پڑھ لیں۔ اس مختصر مقالے میں جن آیاتِ کریمہ کے حوالے درج ہیں ان کو آپ ضرور پڑھ لیں۔ ذکر و عبادت اور گریہ وزاری کو جاری رکھیں! حروفِ مقطعات کو بہت غور سے بار بار پڑھیں تاکہ آپ کی علمی عبادت میں خوب ترقی ہو، آمین!

بدھ، ۲۶/ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ لقمان (۳۱ : ۱-۵) الٓمٓ = الف، لام، میم۔

الف = ازل = ابد = ابداع = انبعاث = اوّل = آخر = نورِ محمدؐ و علیؑ = قلم = عرش = عقلِ کُلّ۔

لام = ثانی = نفسِ کُلّ = لوح = روح الارواح = روحِ اعظم = انسانِ اکبر = کرسی۔

میم = مکتوبِ نورانی = مرقومِ نورانی = رؤیت = دیدارِ نورانی = صورتِ رحمان = وجہ اللہ = گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کی تجلیات۔

یداللہ کے عالمی معجزات = کائنات کو لپیٹنا، یہ سب روحانی قیامت کے باطنی معجزات ہیں۔

امامِ مبینؑ کے احاطۂ نور کا نام حظیرۂ قدس ہے جس کی تجلی عارفین کی پیشانی میں فرشتۂ اسرافیل اور عزرائیل کی تائید سے ہوتی ہے۔

جمعرات، ۲۷ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ہر نورانی خواب اور ہر معجزے کی ایک سے زیادہ تاویلیں ہوا کرتی ہیں، مرحوم نمبردار رحمت ابنِ محمد ضمیر کو دو نورانی بچوں کیساتھ بمقامِ حیدر آباد خواب میں دیکھنے کی کئی نشاط آور (مسرت بخش) تاویلیں ہیں۔ اوّل اوّل یہ خواب ایک نورانی انعام ہے۔ میں نے یہ قول کسی دانا سے سنا تھا: خدا شرے برانگیزد کہ خیرِ ما دران باشد۔ وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ‌ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ (۳:۵۴)۔

ایک عرفانی سوال: اَلۡحَىُّ اسم ہے یا مسمّا؟ ذات ہے؟ یا صفات؟

الجواب: اسم بھی ہے مسما بھی، ذات بھی ہے، اور صفات بھی۔ کیونکہ یہ نورِ ازل لَمۡ یَزَل وَلایزال ہے۔

صفات و ذاتِ او ہر دو قدیم است
شدن واقف دروسِیرِ عظیم است

(روشنائی نامہ۔ حکیم پیر ناصر خسرو)

جمعرات، ۲۷، جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قرآنِ حکیم کے آٹھ مقامات پر خلقِ جدید کا ذکر آیا ہے : انڈیکس ص ۱۶۵۔

سوال : خلقِ جدید کیا ہے؟ جواب : خلقِ جدید : جسمِ لطیف ہے = یعنی نورانی بدن ہی خلقِ جدید ہے۔ جو شخص مرجاتا ہے، خدا اگر چاہے تو اس کو نورانی بدن عطا کرتا ہے، وہ بہشت میں جاتا ہے، اور وہاں سے دنیا میں بھی آسکتا ہے، کیونکہ سیارۂ زمین کائناتی بہشت کا حصّہ ہے، ہم جس طرح جن، پری اور فرشتہ کو دیکھ نہیں سکتے ہیں اسی طرح اس روحانی کو بھی نہیں دیکھ سکتے ہیں، لیکن وہ ہم کو یقیناً دیکھتا ہوگا جبکہ بہشت والوں کیلئے ہر نعمت ممکن ہے۔ لیکن دنیا میں یہ قانون نہیں۔

سورۂ ابراہیم (۱۴ : ۱۹) اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۔ تاویلی مفہوم : کیا تو چشمِ بصیرت سے نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ہمیشہ کیلئے پیدا کیا ہے، اگر وہ چاہے تو تم کو لے جاکر خلقِ جدید = جسمِ لطیف میں لاسکتا ہے۔ اور خداوندِ تعالیٰ کی طرف سے بہشت اسی طرح عطا ہوتی ہے۔

جمعرات، ۲۷ ؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ فاطر (۳۵ : ۱) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ آپ پہلے کسی عالم کے ترجمۂ قرآن میں غور سے دیکھ لیں۔ تاویل کرنا میرا مقدس فریضہ ہے۔

قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن : عقلِ کلّی کی بلندیوں پر معبودِ برحق کی تعریف و توصیف ہوتی رہتی ہے، وہ باطنی اور نورانی آسمانوں اور زمین کا فاطر اور موجد ہے، وہ اپنے ان باطنی فرشتوں کو (جو علم و عبادت کے دو دو، تین تین اور چار چار اڑن بازو رکھتے ہیں) علم و حکمت کا بہشتی داعی بناتا ہے، اہلِ حق کے پاکیزہ نفوس میں سے جن کے پاس اسمِ اعظم ہے، اس کا معجزہ ایسا ہے کہ اس میں دو اڑن بازو بھی ہیں، تین اڑن بازو بھی ہیں اور چار اڑن بازو بھی ہیں۔ لہٰذا آگے چل کر، اس میں سے دو دو، تین تین اور چار چار اسماء کا ظہور ہوتا ہے۔

جمعۃ المبارک، ۲۸؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ فاطر (۳۵: ۱۵-۱۷) یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ وَیَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِیۡدٍ۔

ترجمہ: اے تمام لوگو! تم ہی ہر طرح سے محتاج ہو (بے حد محتاج ہو) اور اللہ دونوں جہان کے بے پایان خزانوں کا مالک بحقیقت غنی اور حمید ہے، یعنی فرشتۂ عقلِ کُلّ کی بلندی پر اس کی عظیم الشّان تعریف ہوتی رہتی ہے اگر وہ چاہے تو جسمِ کثیف سے جسمِ لطیف میں منتقل کرکے خلقِ جدید میں تمہیں بہشت میں اور یہاں بھی لاسکتا ہے، الغرض تم ہر وقت اپنی حاجتوں کو اس کی بارگاہِ عالی سے طلب کرتے رہو، اور بڑی کثرت سے گریہ وزاری اور مناجات کرتے رہو، تاکہ تم پر اس کو رحم آئے، آمین!

آپ اس دعائے رسولؐ کو سو بار درود کے بعد پڑھا کریں: وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ (۲۳: ۱۱۸)۔

جمعۃ المبارک، ۲۸ر جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ روم (۳۰ : ۱-۶) الٓمّٓ = الف، لام، میم، ان مبارک و مقدس حروف کی تاویل قبلاً بیان ہو چکی ہے، آج بوقتِ شام یہ بندۂ ناچار اپنی کچھ مشکلات کی وجہ سے گریہ وزاری کر رہا تھا، تنہائی کا عالم تھا کچھ دیر کے بعد اس غریب کیلئے کوئی تاویلی معجزہ ہوا جو خداوندِ قیامت کے اس ارشاد کے مطابق تھا، عالمِ شخصی میں کُلّ کائنات، سیارۂ زمین، ہر ملک اور ہر علاقہ موجود ہے، لہٰذا روم کے اس بیان میں ضرور کوئی عظیم راز پوشیدہ ہے، پس یہاں کے حروفِ مقطعات اور ان چھ آیاتِ کریمہ کو بار بار غور سے پڑھنا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پُرحکمت کلام کے اسرار سے آپ سب کو فیوض و برکات عطا فرمائے! آمین!

گزشتہ سال روم (اِٹلی) کے بارے میں ایک بڑا عجیب و غریب نورانی خواب دیکھا تھا۔ حکیم کا شعر ہے :

زدنیا تا بہ عقبیٰ نیست بسیار
ولی در راہ وجودِ تست دیوار

ترجمہ : دنیا سے آخرت تک کوئی مسافت ہی نہیں، لیکن راستے میں تیری اپنی ہستی دیوار بنی ہے۔

سنیچر، ۲۹ / جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسرارِ حظیرۂ قدس (۱) دہنِ مبارک (۲) وجہ اللہ (۳) دیدارِ ربّانی (۷۵ : ۲۲-۲۳) صورتِ رحمان (۴) کلام (۴۲ : ۵۱)۔

کلامِ الٰہی : وحی = اشارت ہوتی ہے، یا حجاب کے پیچھے سے کلام ہوتا ہے، تمام تر اشارات گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کے سنگم سے ہوتے ہیں، یہ دونوں چیزیں نور ہیں اور نور کی حرکت کو تجلی کہتے ہیں، جس کی جمع تجلّیات ہے۔ اگر آپ تیار ہو چکے ہیں تو ہم آپ کو حظیرۂ قدس کے عظیم الشّان اسرار بتائیں گے، کوئی چیز حوالۂ قرآن و روحانیّت کے بغیر نہیں ہے، آج کا مقالہ بعض عزیزوں کو مشکل ہو سکتا ہے، لہٰذا بہت مختصر لکھا ہے۔

یہ بہت پاک بیان ہے، لہٰذا میں نے گریہ و زاری کے بعد لکھا ہے۔ خداوندِ برحق اپنی بے پایان رحمت سے ہم سب کی مدد فرمائے! آمین!

نوٹ : آج میں نے گریہ وزاری اس حوالے پر کی (۷۵ : ۲۲-۲۳ ؛ ۸۹ : ۲۲)۔

اتوار، ۳۰؍ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسرارِ حظیرۂ قدس : الاعراف (۷ : ۱۳۷) اس کلامِ الٰہی میں جو خدا کی لاانتہا برکتوں والی سرزمین کا ذکر ہے، اس سے حظیرۂ قدس مراد ہے، مشارق و مغارب دہنِ مبارک کے ظہورات و تجلّیات ہیں۔

ح۔ق۔ عالمِ شخصی کی بہشت ہے (۴۷: ۶) خدا اپنے دوستوں کا ہاتھ بن کر کائنات کو لپیٹ لیتا ہے، اور جتنے نفوسِ دوستان ہیں مثلاً ستر ہزار یا اس سے بھی بہت زیادہ اتنی کائناتی شکل کی جنتیں بنا دیتا ہے۔

یاد رہے کہ سرتاسر قرآنِ حکیم میں حظیرۂ قدس کی تاویلی حکمت محیط ہے، چنانچہ ابدی بہشت کی شرط حظیرۂ قدس کی پہچان ہے (۴۷: ۶)۔

جب برق سوار آیا تب باب کھلا از خود
میں مر کے ہوا زندہ جب شاہِ شہان آیا

اتوار، ۳۰ ؍جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۲۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ دخان (۴۴:۱-۱۱) حٰمٓ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ۔ (تا آخرِ آیتِ یازدہم)۔

تاویلی مفہوم : اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ اور کتابِ مبین = کتابِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ (ح۔ق) کی قسم ہم نے نورِ قائم = نورِ تاویلِ قرآن کو شبِ مبارک = شبِ قدر (حجّتِ اعظم) میں نازل کیا ہے۔

کتابِ مبین = کتابِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ، حظیرۂ قدس = احاطۂ نورِ امامِ زمان (روحی فداہٗ) کا نام ہے جس میں تاویلِ قرآن کے روحانی اور نورانی معجزات عارفوں کی بصیرت کے سامنے کام کرتے ہیں۔ سورۂ دخان کو زیادہ غور سے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ اس میں روحانی قیامت کے اسرارِ عظیم بھرے ہوئے ہیں۔

زنورِ او تو ہستی ہمچو پرتو . . . . .

پیر، ۳۱ جنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امامِ مبینؑ کی جبینِ پاک میں نورِ الٰہی = نورِ عرش و کرسی اور بہشتِ معرفت یعنی حظیرۂ قدس موجود و منوّر رہے۔ ڈائمنڈ جوبلی (۱۹۴۶ء) کا سال تھا، حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ بمقامِ حسن آباد (بمبئی) ایک ٹولی کو اسمِ اعظم عطا کر رہے تھے، متعلقہ ضروری ہدایات کے دوران آپؑ نے دستِ مبارک سے اپنی جبینِ پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہاں بہشت ہے۔

ارواحنا فداہٗ یقیناً امامِ مبین کی جبینِ پاک میں نورِ الٰہی کی بہشت، یعنی حظیرۂ قدس معمور و پُرنور ہے۔

پیر، ۳۱ رجنوری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ نساء (۸۵:۴) مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ نَصِیۡبٌ مِّنۡہَا وَمَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ کِفۡلٌ مِّنۡہَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ مُّقِیۡتًا۔

ترجمہ : جو شخص کسی کے حق میں نیک دعا کرے گا وہ خود بھی اس میں سے حصّہ پائے گا، اور جو کسی کے لئے بدخواہی کرے گا وہ اس سے حصّہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے۔

اس پاک ارشادِ الٰہی میں صاحبانِ عقل کیلئے عجیب و غریب لطیف حکمتیں ہیں، عالمِ دل کیلئے حضرتِ مولا مظہر العجائب کے پاس بہت سے نورانی معجزات ہیں آپ اپنے آئینۂ دل کو ہر قسم کی برائی اور بدخواہی سے پاک رکھیں اور ذکرِ خفی و جلی کے ساتھ عاشقانہ انتظار کرتے رہیں کہ آپ کو حاضر امامؑ کا پاک و پاکیزہ عشق بے قرار کرنے لگے، آمین! آمین!

منگل، یکم فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ بنی اسرائیل (۱۷ : ۵۵) کے ارشاد میں حضرت داؤدؑ کی فضیلت اور آپؑ کی آسمانی کتاب، زبور کا ذکر ہے، آپ نورِ معرفت کی روشنی میں اس کو پڑھیں۔

قرآنی ارشاد (۳:۲۶-۲۷) کے جواہر: یہ رسولِ پاکؐ کی خاص دعاؤں میں سے ہے۔ یہ گویا تمام آیاتِ قرآنی کا ایک نورانی مجموعہ ہے جو اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارُ آپ کو دے رہا ہے، اس میں "اَللّٰهُمَّ" بقولِ علماء ساٹھ اسماء کے برابر ہے۔ لہٰذا اس میں غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔

فَلَمَّآ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ (۳۷ : ۱۰۳-۱۰۵) کی تاویل کیا ہے؟ کَذٰلِکَ (۳۷ : ۱۰۵)۔ کَذٰلِکَ (۳۷ : ۱۱۰) کی مثال؟

سوال: خانۂ حکمت کی کتابوں میں ایسی نظمیں کتنی ہیں، جو حاضر امام (روحی فداہٗ) کی شانِ اقدس میں لکھی گئی ہیں؟ فارسی، اردو، بُرشسکی نیز ترکی، ہر زبان میں کتنے اشعار اور کُلّ اشعار؟ اس کی بڑی خوبصورت رپورٹ جو تیار کرے گا اس کا نام یا ان کا نام رپورٹ کے ساتھ حاضر امام کے حضور میں جائے گا۔ آمین!

بدھ، ۲ / فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۳۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اے عزیزان! اے عزیزان! اللہ تعالیٰ اس حقیقتِ حال کا گواہ ہے کہ قرآن و حدیث کے پُرحکمت ارشادات کے مطابق گریہ وزاری میں معجزات ہی معجزات ہیں، خصوصاً اس دَور میں، کیونکہ یہ نورانی خوابوں کا زمانہ ہے، حدیثِ ترمذی میں دیکھو، یہ مبشرات کا دَور ہے۔

آپ دانائی سے سوچیں کہ خدا نے ہر مومن اور مومنہ کو جتنی صلاحیتیں عطا کر رکھی ہیں، ان میں دعا، گریہ وزاری اور مناجات سب سے اہم اور سب سے بڑی مفید چیز ہے۔

اگر ہم اس بڑی صلاحیت کے ذریعے سے خدا کے نزدیک ہو جانے کیلئے کوشش نہیں کرتے ہیں تو بہت بڑی ناشکری ہو سکتی ہے۔ یعنی امامِ زمانؑ کا ہر مرید حقیقی اطاعت کے ذریعے سے بہت کچھ روحانی ترقی کر سکتا ہے۔ آمین!

قرآنِ حکیم کے سات مقامات پر تضرّع کی حکمتوں کا ذکر آیا ہے۔ قرآنی انڈیکس ص ۴۲۰۔ مادّہ : ض رع۔

چالیس دن کی خصوصی عبادت کا عظیم فائدہ۔ بحوالۂ ہزار حکمت ص ۴۱-۴۲۔

جمعرات، ۳؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہم عالمِ شخصی کو علی آباد کہتے ہیں۔ سورۂ یونس (۱۰:۸۷) وَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَاَخِیۡہِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً۔

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی (ہارونؑ) کو اشارہ کیا کہ مصر = عالمِ شخصی (علی آباد) میں چند مکان اپنی قوم کیلئے مہیا کرو اور اپنے ان مکانوں کو قبلہ ٹھہرالو یعنی ان کو روحانی ترقی کے ذریعے سے خدا کا گھر بنا لو۔ یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسماعیلی مذہب میں صرف امامِ زمان علیہ السّلام ہی کی پاک اجازت سے کہیں جماعت خانہ بنایا جاسکتا ہے جس پر تحقیقت عمل ہونے کا انعام حضرتِ امام (روحی فداہٗ) کی طرف سے یہ ہوتا ہے کہ عالمِ شخصی (علی آباد) میں باطنی جماعت خانہ پیشانی میں تیار ہوتا ہے۔ اس کا نام حظیرۂ قدس بھی ہے۔

جمعرات، ۳ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ احزاب (۲۱:۳۳) لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا۔

ترجمہ: درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا (اور ہے) ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔

اَلۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ نے یہاں تمام قرآن کو مرکوز و مجموع کر رکھا ہے، لیکن آپ یہ قانون ہرگز نہ بھولیں، کہ ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔

قرآن تمام وصفِ کمالِ محمدؐ است۔

(خاندانِ امامت کی ایک تاریخی مہر)

یہ قرآنی ارشاد بیحد ضروری ہے آپ اس میں غور و فکر کریں۔

جمعۃ المبارک، ۴ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم میں جتنی آیاتِ نور ہیں وہ نہ صرف فیصلہ کن آیات ہی ہیں بلکہ ان میں بہت سی حکمتیں اور پیش گوئیاں بھی ہیں۔ چنانچہ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو آئینۂ نورِ قرآن میں حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے بارے میں بہت سے اشارات دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ حدید (۵۷: ۱۲-۱۴) میں مومنین و مومنات کے جس نور کا ذکر آیا ہے، وہ دراصل حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ علیہ السّلام ہی کا نور ہے اور "یَسۡعٰی نُوۡرُهُمۡ" میں امامِ موصوف کے ظاہری اور باطنی کارناموں کا ذکرِ جمیل ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کیلئے آنجناب کے بے شمار عظیم کارنامے ہیں۔

اے تمام برادران و خواہرانِ روحانی! میں آپ سب کو بہت بڑی بشارت دے رہا ہوں، وہ یہ کہ آپ سب کا اعلیٰ نامۂ اعمال امامِ زمانؑ کے نور میں ہے۔ بحوالۂ قرآن (۱۸: ۸۳)۔ حوالۂ وجہِ دین، ص ۳۳۳-۳۳۴۔

سنیچر، ۵ رفروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم میں جہاں جہاں نور کا ذکر آیا ہے، وہاں وہ پاک نور امامِ مبین علیہ السّلام ہی کا نور ہے، اس حقیقت کے باوصف حضرتِ امامؑ ہی کا یہ مقدس نور مومنین و مومنات سے بھی منسوب ہے، مثال کے طور پر دیکھ لیں (۵۷: ۱۲-۱۴) نیز (۵۷: ۹)۔

اور سورۂ تحریم (۶۶: ۸) میں دیکھنا اور غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہاں دَورِ قیامت کے خاص خاص اسرار ہیں۔

سنیچر، ۵ر فروری ۲۰۰۵ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ حشر (۲۱:۵۹) کا ترجمہ ہے: اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں۔

تاویلی اشارہ: یہ مثال حظیرۂ قدس کے کوہِ عقل = گوہرِ عقل کے اسرارِ حکمت سے متعلق ہے۔ چونکہ گوہرِ عقل کی گونا گون مثالیں ہیں۔

قرآنِ عزیز کے دس مقامات پر طور، کوہِ طور کا ذکر ہے، لیکن یہ تاویلِ باطن میں کوہِ عقل ہے، یعنی گوہرِ عقل، جو حظیرۂ قدس کے معجزات و تجلّیات میں ہے، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحۡسَانِہٖ۔ انڈیکس ص ۴۲۹ کے ذریعے سے قرآن میں دیکھ لیں۔

اگر خداوندِ نورِ تاویل نے چاہا تو آپ کو رفتہ رفتہ کشفِ تاویل ہوگا۔ عشق کی گریہ وزاری کریں۔ آمین!

اتوار، ۶ رفروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کتابِ کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۲۸ کے مطابق: حضرتِ شاہِ ولایت علیؑ المرتضیٰ علیہ السّلام کا نورِ پاک (جو عالم میں ہمیشہ حیؑ و حاضر ہے) یقیناً حق تعالیٰ کی وہ کتاب ہے، جس میں کوئی شک ہی نہیں (۲:۲)۔

قرآنِ حکیم کے ۲۳۰ مقامات پر "اَلۡکِتَاب" کا ذکر آیا ہے، چنانچہ ان تمام مقامات میں تاویلاً "کتابِ لَارَیۡبَ فِیۡہِ" یعنی نورِ پاکِ امامِ عالی مقام ہی مراد ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ہر چیز نورِ "اَلۡحَیُّ" ہی کی تجلیات میں سے ایک تجلی ہوتی ہے یعنی خدا کی ہر چیز ایک زندہ نور کی صورت میں ایک تجلی ہوتی ہے۔ ایک بر شسکی شعر کا ترجمہ: سو لاکھ جواہر پاروں کو سورج کے سامنے رکھ کر دیکھو ان سب میں عکسِ خورشید نظر آرہا ہوگا مگر یہ سورج اور اس کا عکس جوہرِ عقل و جان سے خالی ہیں۔

اتوار، ۶ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۳۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۲۷ کے مطابق مولا علیؑ کا پاک نور، خود ہی نورانی قیامت ہے منقبت ۵۶ کے مطابق ناقورِ نور ہے۔ قرآن : (۴۷ : ۶) کے مطابق علیؑ کا نور بہشت ہے۔ نورانی تجلّیات کی یہ بہشت دَورِ قیامت میں نور کے پروانوں کے نزدیک آئے گی۔ القرآن (۲۶ : ۹۰ ؛ ۵۰ : ۳۱)۔ یعنی دَورِ قیامت میں قائم شناس نفوس کے خواب و خیال میں نورانی عجائب و غرائب کا ظہور ہوگا۔

حضرتِ امام محمد باقر علیہ السّلام کا ارشادِ مبارک "مَا قِیلَ فِی اللّٰہِ ....." قرآنی علم و حکمت کے جواہر کا ایک عظیم خزانہ ہے، اسی پاک ارشاد کے ذریعے سے آپ پر قرآنِ عزیز کے کثیر اسرار مکشوف ہو سکتے ہیں۔

پیر، ۷ رفروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کتابِ کوکبِ درّی بابِ دُوم منقبت (۵۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیۡ صُلۡبِہٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیۡ فِیۡ صُلۡبِ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡطَالِبۡ ۔(ترجمہ: حوالہ جات ....)

ترجمۂ حدیثِ شریف : رسولؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر پیغمبر کی نسل کو اس کے صلب میں قرار دیا ہے، اور میری ذرّیت کو علی ابنِ ابی طالب کے صلب سے کیا ہے۔ دیکھو حاشیۂ ترجمۂ قرآن ص : ۷۲۴ ۔ از فرمان علی۔ حوالۂ وجہِ دین ص ۳۲، ۳۳۔ تاویلِ سورۂ کوثر (۱۰۸) لفظِ کوثر اپنے تمام معنوں کے ساتھ مولا علی علیہ السّلام کا لقبِ مبارک ہے۔

منگل، ۸ ؍فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۴۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ جامع ترمذی جلدِ دوم ابوابُ الرّویا (خواب کے متعلق) باب ۸۲ : اس بارے میں کہ مومن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔ جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، اور سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔

آپ علم وعبادت، گریہ وزاری اور عشقِ مولا میں ترقی کریں، تاکہ آپ کا خواب منظّم اور غیر معمولی ہو جائے، خواب ذاتی تجربہ ہے پھر بھی ہمارے دل میں ان عزیزان کیلئے بہت محبّت اور عزت ہے، جو نورانی خواب دیکھتے ہیں۔

آپ علم وحکمت کیلئے بہت زیادہ محنت کریں۔ آمین! اچھے خواب دیکھنا اگرچہ بشارت ہے، لیکن آخری منزل نہیں۔ ہر شخص کے دل کے کان کے پاس ایک جنّ ہے نفسِ امّارہ ہے، اور ایک فرشتہ ہے، یعنی عقل۔

بدھ، ۹ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہزار حکمت ص ۳۹۷ (ح : ۶۹۰) حدیثِ شریف اور اس کا ترجمہ پڑھ لیں، ہر شخص کیساتھ باطن میں دو ساتھی ہیں : ایک جنوں میں سے اور ایک فرشتوں میں سے۔

جنّ = شیطان = نفسِ امّارہ۔ فرشتہ = عقل = نور کی چنگاری۔

آپ ہر وقت امامِ زمان علیہ السّلام کے پاک و روشن فرمان کے مطابق عمل کریں، ذکر و عبادت اور علم و حکمت کے ذریعے سے اپنے دل کو عشقِ مولا سے آشنا کر دیں اور سخت محنت کر کے دائم الذّکر ہو جائیں، اگر وسوسے ختم نہیں ہو رہے ہیں، اور فرشتہ خاموش ہے، تو پھر افسوس کہ کوئی گناہ باقی ہے، ایسے میں ہمیں تَضَرُّع اور پُرسوز مناجات کی سخت ضرورت ہے۔

اگر انسان کے دل میں ایک طرف سے وسوسہ مُمکن ہے، تو پھر دوسری طرف سے وحی = رحمانی اشارہ = الہام بھی ممکن ہے مگر پیغمبرانہ وحی اس سے بالاتر ہے۔ ایک ہی صلاحیت ہے جس کے تین نام ہیں : فرشتہ = عقل = نور کی چنگاری۔

وسوسے کیا ہیں؟ بِھڑوں کے حملے ہیں، ان سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ علم و حکمت اور ذکر و عبادت کے پانی میں ڈوبے رہیں، تاکہ شیطانی بِھڑوں کا ہر حملہ ناکام ہو جائے۔ آمین! آمین!

بدھ، ۹ ، فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۴۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃُ الشُّوریٰ (۴۲:۱-۴) حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ ۔ ح، م، ع، س، ق۔ ح = اَلۡحَیُّ، م = اَلۡقَیُّوۡمُ، ع = اَلۡعَلِیُّ، س = اَلسَّلَامُ، ق = اَلۡقُدُّوۡسُ، آیتِ چہارم کے آخر تک پڑھیں۔

دوسری تاویل: حم = اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم، عسق = عشق، اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کا پاک عشق ہی کُلِّ کُلّیات (سب کچھ) ہے۔ جبکہ خداوند تعالیٰ کا اسمِ اعظم اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم ہے۔

عشقِ الٰہی: سورۂ بقرہ (۲:۱۶۵) اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ۔ مومنین اللہ کے لئے بہت سخت محبت یعنی عشق رکھتے ہیں۔

عشقِ الٰہی عشقِ رسولؐ کے بغیر ممکن ہی نہیں (۳:۳۱)۔

جمعرات، ۱۰ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۱) کٓھٰیٰعٓصٓ = ک، ہ، ی، ع، ص۔

پہلی تاویل :

ک = اَلاَکرم = اَلکافی،

ہ = اَلھَادِی،

ی = یَدُاللہ = یقین = حق الیقین،

ع = اَلعَلِیُّ العَظِیم = اَلعَزِیزُ الحَکِیم،

ص = اَلصّادِق = اَلصَّبُور = الصّٰدِقِین (۹:۱۱۹)۔

حظیرۂ قدس کی تجلّیات میں، یَدُاللہ = دستِ خدا کی تجلی غالب ہے۔ اَلصّادِق اور اَلصَّبُور خدا کے اسماء میں سے ہیں: بحوالۂ شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا حصّۂ اوّل ص: ۱۲۱۳-۱۲۱۷۔ ان شاء اللہ دوسری تاویل بعد میں لکھیں گے۔

آپ تمام عزیزان مناجات اور گریہ وزاری کریں کیونکہ یہ نورِ الٰہی کے معجزات کا وقت ہے۔

میری تازہ نظموں کو غور سے پڑھنا، حاضر امام (روحی فداہٗ) کے عشق میں کمال حاصل کرنا آمین!

سنیچر، ۱۲ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۱) کٓھٰیٰعٓصٓ = ک، ہ، ی، ع، ص۔

دوسری تاویل :

ک = اَلۡکِتَاب لَارَیۡبَ فِیۡہِ = کتابِ ناطق = امامِ زمانؑ = حظیرۂ قدس = قرآنِ ناطق۔

ہ = اَلۡھَادی = امامِ زمانؑ۔

ی = یداللہ = یاقوت = گوہرِ عقل = کتابِ مکنون۔

ع = اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡم = اَلۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡم۔

ص = صادِقِین = اَصۡدَقُ (۴:۸۷؛ ۴:۱۲۲)۔

حظیرۂ قدس تجلیاتی کتاب اور عرفانی بہشت ہے، لہٰذا اس کے بہت سے نام ہیں، اور اس میں تجلیات ہی تجلیات ہیں۔

سنیچر، ۱۲؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۱) کٓھٰیٰعٓصٓ = ک، ہ، ی، ع، ص۔

تیسری تاویل :

ک = کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (۹۸:۳) = گوہرِ عقل = اَلنُّجُوم (۵۶ :۷۵)،

ہ = ھَادٍ (۱۳:۷)،

ی = یَدُاللّٰہُ = نورِ نبیؐ (۴۸:۱۰) = نورِ علیؑ = نورِ امامِ زمانؑ (حظیرۂ قدس)،

ع = اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡم = اَلۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡر،

ص = صَفًّا صَفًّا (۸۹:۲۲) = الصَّاعِقَۃ = صالِحُ المُومنین (۶۶:۴) = یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ (۳۳:۴۳) = اَلصَّیۡحَۃُ = ۱۳ مقامات پر = صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً (۹۸:۲) الصَّیحَۃ (آوازِ ناقور)۔

اتوار، ۱۳ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۱) کٓھٰیٰعٓصٓ = ک، ہ، ی، ع، ص۔

چوتھی تاویل :

ک = کِبْرِیاء = بزرگی، عظمت، قہر و غلبہ (خداوندِ تعالیٰ کی مخصوص صفت) قاموس القرآن ص ۴۳۹۔ حوالہ (۴۵ : ۳۷)۔

ک = کلمۂ کُن (ہوجا)، کَلِمَةً طَیِّبَةً (۱۴: ۲۴)۔

ک = کِرَامًا کَاتِبِیْنَ (۸۲: ۱۰-۱۲)۔

ک = کُلٌّ (قانونِ کُلّ)۔

ک = کلامُ اللہ۔ اس میں کئی حکمتیں ہیں۔

ہ = ھَلْ اَتٰی (۷۶ : ۱)۔

ہ = ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ (۵۹ : ۲۲-۲۴)۔

ہ = ھُوَ الْکُلُّ = فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ (۲ : ۱۱۵)۔

ہ = ہبوطِ آدم۔

ہ = ہدایتِ الٰہی (۲۴ : ۳۵)۔

ی = یٰسٓ = یاسین (اے سیّد = یعنی محمدؐ) (۳۶ : ۱)۔

ی = یاقوت = گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا سنگم۔

ی = یُسْر = اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (۹۴: ۵-۶)۔

ع = اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْم = علیؑ حَکِیْم (۴۳: ۴) = اُمُّ الْکِتَاب۔

ص = صورتِ رحمان = وجہُ اللہ = مولا علیؑ۔

اتوار، ۱۳ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۱) کٓھٰیٰعٓصٓ = ک، ہ، ی، ع، ص۔

پانچویں تاویل :

ک = کَرَّۃ (۱۷:۶)،

ک = کُرسی (۲:۲۵۵)۔

ک = کُرسی = نفسِ کلی = لوحِ محفوظ۔

ہ = ہابیلؑ = امام = اساس (۵:۲۷)۔

ہ = مہجورًا (۲۵:۳۰)۔

ہ = ھُدۡ ھُدۡ (۲۷:۲۰)۔

ی = یتیم، اکیلا، لاثانی، بے نظیر (اَلمُنجد)، دُرِ یتیم = گوہرِ یکدانہ۔ قرآن میں یتیم کے باطنی معنی امام علیہ السّلام کیلئے ہیں۔

ع = اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡم = اَلۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡر، سرائر ص ۱۱۷۔

ص = صَیحَہ = آوازِ ناقور = علیؑ = صالحُ المؤمنین ۔

ص = صورت، جمع: صُوَر: مُنقلبُ فِی الصُّوَر = مختلف صورتوں میں پلٹنے والا: مولا علیؑ: منقبت ۸۴، اَنَا الۡمُنقَلِبُ فِی الصُّوَرِ۔ یعنی میں

مختلف صورتوں میں پلٹنے والا ہوں۔ ملاحظہ ہو خطبۂ رجعیہ : کوکبِ دُرّی۔

پیر، ۱۴ر فروری ۲۰۰۵ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ . اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ .

اے برادران و خواہرانِ عزیزِ روحانی! آپ سب کو یہ علمی اور روحانی ترقی جو امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کی پاک و روشن ہدایات کے وسیلے سے نصیب ہوئی ہے، اس کیلئے شایانِ شان یعنی کما کان حقہٗ شکر ادا کرنے کیلئے مناجات کے بہت عاجزانہ الفاظ کے ساتھ گریہ و زاری کا سجود کرنا ہے، ایسا نہ ہو! ایسا نہ ہو! ایسا ہرگز نہ ہو! اور خدا نہ کرے کہ ہم میں ذرّہ کے برابر فخر پیدا ہو، اس کا علاج یہ ہے کہ بس نورانی خواب اور معجزات کو اب پوشیدہ رکھیں۔ ورنہ ہم منزلِ مقصود میں پہنچ جانے سے پہلے ہی فخر سے ہلاک ہو جائیں گے۔

پس عاجزی، علم اور عبادت کا سہارا لیں، علم سے اپنے لوگوں کی خدمت کریں۔ قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت کا نظریہ خوب ہے۔

منگل، ۱۵؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرتِ شاہِ ولایت مولا علی علیہ السّلام کا یہ ارشادِ مبارک نورِ امامت کے عاشق پروانوں کیلئے بڑا عجیب وغریب ہے: اَنَا الْمُنقَلبُ فِی الصُّوَرِ۔ ترجمہ: میں مختلف صورتوں میں پلٹنے والا ہوں۔ کوکبِ دری منقبت ۸۴۔ اس کو ہم تجلیاتِ گوناگون کہتے ہیں، ان کے کئی مقامات ہیں، مثلاً تاریخِ عالم، عالمِ شخصی، اور بہشت، مولا علیؑ کے پاک وپُرحکمت ارشادات میں یہ عظیم ارشاد بھی ہے: منقبت ۹: اَنَا مُقَلِّبُ الْقُلُوب۔ یعنی میں دلوں کو پھیرنے والا ہوں۔

سورۂ اعراف (۷: ۲۷) کا یہ مفہوم ہے کہ شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ شیطان مِضل = گمراہ کن ہے یعنی شر = بدی کا ذریعہ۔ پس اگر مضل لوگوں کو دیکھ سکتا ہے تاکہ موقع پر کسی کے دل میں وسوسہ ڈال کر گمراہ کردے، پھر امامِ زمانؑ جو ہادئ برحق وسیلۂ خیر ہے وہ نورِ الٰہی کی روشنی میں ہر دل سے خوب باخبر ہے، اَلْمُؤمِنُ ینظُرُ بِنُورِ اللّٰہِ = مومن خدا کے نور کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ یہ دراصل امامِ زمانؑ کی شان میں ہے۔ ورنہ کونسا واحد مومن ہے؟ جبکہ بہت سے لوگ مومن ہیں یا ایسا خیال کرتے ہیں۔ پس امامِ زمانؑ ہر اس دل کو روشن خیالی یا نیک توفیقات سے نوازتے ہیں جو اسمِ پاک میں ڈوبا ہوا ہو یا عشقِ سماوی میں کھویا ہوا ہو۔

منگل، ۱۵؍فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرتِ مولانا علی علیہ السّلام کے پاک و پُرنور ارشادات میں قرآن و حدیث، اسلام اور اسماعیلی مذہب کی اساسی اور اصولی حکمتیں ہیں۔ لہٰذا ہمیں مولا علیؑ کے پاک کلام کو عشق و محبت سے پڑھنا، سننا، اور شادمانی سے یاد کرنا باعثِ سعادت ہے۔ کتابِ کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۸ کے ارشاد کے مطابق مولا علیؑ اپنے نور و نورانیت میں لوحِ محفوظ ہے، پس حضرت مولا کے احاطۂ نور میں کُلّ شی موجود ہے کیونکہ لوح کرسی بھی ہے اور نفسِ کُلی بھی۔ اور کائناتی بہشت بھی اسی نور میں ہے، اور حظیرۂ قدس بھی۔

منقبت ۷ کے مطابق علیُّ المرتضیٰؑ کا نور روحانی قیامت ہے۔ منقبت ۵۶ کے مطابق آپؑ ہی کا نور ناقور (۷۴: ۸) ہے۔ پس روحانی قیامت کے تمام اسماء و افعال جو قرآن میں مذکور ہیں وہ سب کے سب حضرتِ علیؑ کے نورِ پاک سے متعلق ہیں اور یہ حکمت بڑی عجیب و غریب ہے۔

منگل، ۱۵ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ رعد (۱۳: ۴۳) وَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ الۡکِتٰبِ ۔

ترجمہ: اور (اے رسولؐ) کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی) گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص (یعنی علیؑ) جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔ اس آیۂ کریمہ سے یہ حقیقت بالکل روشن ہو جاتی ہے کہ علیؑ کے پاس قرآن کا تمام علم ایسا ہی تھا، جیسے خدا کے پاس تھا۔ کیونکہ علیؑ مثلِ خدا تھا (۴۲: ۱۱)۔

ہم اس حدیثِ قدسی پر یقین رکھتے ہیں جس کا ابتدائی مفہوم یہ ہے: اے ابنِ آدم میری حقیقی اطاعت کر، تاکہ میں تجھ کو اپنی مثل بنا دوں گا۔ پس یقیناً خدا نے علیؑ کو اپنی مثل بنا دیا تھا، اور خدا کی اس مثل جیسی کوئی چیز نہیں ہے (۴۲: ۱۱)۔

اس آیۂ شریفہ میں غور سے دیکھ لیں کہ اس میں کَ بھی ہے اور مِثل بھی ہے۔

بدھ، ۱۶ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۵۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قانونِ تجدد کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ چھوٹی بڑی سب چیزیں دو دو ہیں، چنانچہ بہشت بھی دو ہیں، عرفانی بہشت اور ابدی بہشت، عرفانی بہشت آپ کیلئے آپ کی پیشانی میں بنائی ہوئی ہے، تاکہ ہر شخص اپنے عالمِ شخصی کی اس بہشت ہی میں اپنی روح اور اپنے ربّ کی معرفت کو حاصل کرے۔ جس کے وسیلے سے اس کو ابدی جنت عطا ہو (۴۷ : ۶) جو لوگ اللہ کی اس عنایتِ بے نہایت سے غافل ہیں ان کے بارے میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے : (۱۰۳ : ۱-۲) وَالۡعَصۡرِ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ۔ ترجمہ : زمانے کی قسم، انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔

جو انسان اپنی پیشانی کی نورانی بہشت کی ناشکری کرتا ہے وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ عصر کا اشارہ امامِ عصر = امامِ زمانؑ کی طرف ہے، کیونکہ حقیقی وقت اور گرانمایہ زندگی وہی ہے، جو امامِ زمان کے عشق و محبت اور اطاعت میں گزرتی ہے۔

میں نے اپنی عمر کے وقت کو دیکھا یہ کسی نہر کے پانی کی طرح گزرتا جا رہا ہے، اے جانان تیرے سوا اس عمر کی کیا وفا ہو سکتی ہے؟ دیوانِ نصیری (بُرشسکی)۔

بدھ، ۱۶ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ بقرہ (۲: ۱۱۷) بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۔ ترجمہ: وہ آسمانوں اور زمین کا موجد (مبدِع = ابداع کرنے والا) ہے، اور جو چیز مراد ہو، بس اس کیلئے فرماتا ہے: کُن (ہوجا) تو وہ ہو جاتی ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے مبارک اور پُرحکمت اشارات میں سے ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ آسمانوں اور زمین اور ان کے تمام باشندوں کو ابداعی = خلقِ جدید کی صورت دے کر تمہارے عالمِ شخصی میں منتقل کر دیتا ہے، تاکہ یہ تمہاری کائناتی بہشت ہو اور تم اس کے خلیفہ، بادشاہ اور فرشتہ ہو جاؤ، چونکہ یہ حقیقی بہشت ہے لہٰذا اسمیں، تمہاری تمام زندگی کی نورانی مووِیز بھی ہوں گی، لیکن یہ نورانی مووِیز تمہارے روحانی باپ کے حکم سے اعلیٰ درجے کی اصلاح شدہ ہیں، تمہارا عظیم اور پاک روحانی باپ جسمانی والدین سے ہزار درجہ زیادہ مہربان و شفیق ہے۔ اور وہاں تمہاری دنیا و آخرت کی ہر خواہش کے مطابق ہر ہر نعمت حاصل ہوگی (۳۱: ۲۰)۔

زمین و آسمان تبدیل ہو جانے اور اَلۡوَاحِدُ الۡقَھَّارُ کے ظہورِ پاک کی ایک تاویل یہ ہے جس کا ذکر ہوا (۱۴: ۴۸)۔

نوٹ : یہ بیان سَارِعُوۡۤا (۳: ۱۳۳) اور سَابِقُوۡۤا (۵۷: ۲۱) کے عین مطابق ہے۔

جمعرات، ۱۷ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۵۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مریم (۱۹:۹۶) اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا۔ ترجمہ: یقیناً جو لوگ (کماحقہٗ) ایمان لے آئے ہیں، اور نیک کام کرر ہے ہیں، عنقریب حضرتِ رحمان ان کیلئے دلوں میں بہت محبت پیدا کردے گا۔ یہ آیۂ کریمہ سب سے پہلے مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے، بحوالۂ کوکب درّی بابِ اوّل، منقبت ۲۶ اور اسی طرح یہ آیت ہر زمانے کے امامِ برحقؑ کی شان میں ہے، اس کے ساتھ ساتھ جب کائناتی بہشت میں اَلۡوَاحِدُ الۡقَہَّار خداشناس مومنین و مومنات کو خلافت، سلطنت اور فرشتگانہ مرتبہ عطا فرمائے گا، تو تب یہ آیت ان کی شان میں بھی ہوگی لہٰذا جنت کے عوام کے دلوں میں وہاں کے خلیفہ = بادشاہ کیلئے بیحد محبت ہوگی، جبکہ بہشت میں نفرت و دشمنی کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ وہاں دوستی اور محبت ہی کا دَور دورہ ہے۔

کائناتی بہشت میں سیّارۂ زمین کا ہر ملک، اور اسکے چھوٹے اور بڑے تمام حصّے تمام لوگوں کے ساتھ موجود ہیں لہٰذا آپ کا یہ مقدس فریضہ ہے کہ بہشت کی خلافت = بادشاہی اور حدودِ دین کے قرآنی حوالہ جات کو جذبۂ ایمانی کیساتھ پڑھیں، اَلانعام (۶:۱۶۵)، سورۂ نور (۲۴:۵۵)، سورۂ زخرف (۴۳:۶۰)۔

جمعرات، ۱۷ ؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ یونس میں ارشاد ہے : وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (۱۰:۲۵)۔ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ۔ (حدیث)

خدا نورِ باطن کا حسین و جمیل بھی ہے، عاشقوں کیلئے تجلیات کی دعوت اور کشش کی نورانی صراطِ مستقیم بھی ہے اس کا مبارک نام اَلسَّلَامُ بھی ہے پس وہ خود اپنی ذات کا وہ ازلی اور ابدی گھر ہے جسمیں سلامتی ہی سلامتی ہے چنانچہ جو شخص خدا کا عارف ہے یا عاشق ہے اس کیلئے اس آیۂ مبارکہ میں بہت سے اشارے موجود ہیں۔ آپ اس میں سوچیں۔

ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تُو تنہا داری

یعنی حسینانِ دو عالم کے تمام جلوے تیرے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

جمعرات، ۱۷ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ مومنون (۲۳: ۱۴) میں علمُ الیقین کی ذمہ داری اور غور سے دیکھیں: یہاں انسان کی ظاہری اور جسمانی تخلیق کے سات مراحل کا ذکر ہے: (۱) سُلَالَہ = جوہرِ خاک (۲) نُطفہ (۳) عَلَقَہ = لوتھڑا (۴) مُضۡغَہ = بوٹی (۵) عِظام = ہڈیاں (۶) لَحۡم = ہڈیوں پر گوشت چڑھایا (۷) خلقِ آخر = جسماً ایک مکمل انسان۔ اس کے بعد انسانوں کے اوپر سَبۡعَ طَرَائِقَ سات آسمان = سات صاحبانِ ادوار = سات اماموں کا اشارہ ہے، ان حضرات علیہم السّلام کے بارے میں آپ نے بارہا پڑھا اور سنا ہے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کے سات دن ہیں، اس تبارک و تعالیٰ نے چھ دنوں میں عالمِ دین کو پیدا کیا، اور ساتویں دن عرش پر جلوہ فرما ہو کر اس نے مساواتِ رحمانی = مونوریالٹی (Monoreality) کا کام کیا۔

جمعۃ المبارک، ۱۸؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ .

سورۂ فاطر (۳۵ : ۲۸) : اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ۔ ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ کا سرِّ اعظم یہ ہے کہ صرف خداشناس لوگ ہی خدا سے ڈرتے ہیں۔

پئے علم چون شمع باید گُداخت
کہ بے علم نہ توان خدا را شناخت

ترجمہ: علم کیلئے شمع کی طرح پگھل جانا چاہیئے، کیونکہ علم کے بغیر خدا کی پہچان ممکن ہی نہیں۔

نوٹ : صاحبِ کتاب "سُلَّمُ النّجاۃ" داعی سیّدنا ابو یعقوب اسحاق بن احمد سجستانی کا اسمِ گرامی میں نے مرکزِ علم و حکمت لنڈن سے معلوم کرلیا ہے، کیونکہ اگر مولا کی باطنی تائید حاصل ہوئی تو میں صرف لفظِ سُلَّم کی تاویل بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سنیچر، ۱۹ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۵۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ معارج (۷۰ :۱-۷) میں روحانی قیامت کا ذکر ہے، اور اس میں لفظِ معارج : سیڑھیاں = درجے (واحد معراج) بحوالۂ قاموس القرآن ص : ۵۲۶، اور اسی مقام پر بقولِ حکیم پیر ناصر خسروؒ بے پایان قیامات کا اشارہ باطناً موجود ہو سکتا ہے جن کا مالک خداوندِ تعالیٰ ہے۔

یقیناً ہر روحانی قیامت بوسیلۂ نورِ امامت، حظیرۂ قدس کے آسمان کی سیڑھی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانے میں حضرتِ امام علیہ السّلام کا پاک نور آسمانِ معرفت کی سیڑھی کا کام کرتا ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ امامِ عالی مقامؑ سُلَّمُ النّجاۃ (نجات کی سیڑھی) ہے یعنی امامِ برحقِ حیّ و حاضر کے پاک نور کے ذریعے سے روحانی قیامت کی سیڑھی اور نجاتِ آخرت نصیب ہوتی ہے۔

سورۂ طور (۵۲ :۳۸) میں سُلَّمٌ (سیڑھی) کی پُر حکمت مثال موجود ہے۔

سنیچر، ۱۹ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۶۰

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ.

سورۂ فتح کی آخری آیت (۴۸: ۲۹) ایک لاھوتی نگینہ ہے جس میں سلسلۂ نورٌ علٰی نورٍ کی مثال اور تعریف ہے اور یہ تعریف ہر آسمانی کتاب میں آئی ہے، اور یہاں لفظِ سیما (سے نورِ جبین مراد ہے) کہ امامِ برحق کی مبارک پیشانی میں اسمِ اعظم کا خود بولنے والا نور ہوتا ہے، جس کا گواہ ہر وہ مومن ہے، جس نے چشمِ باطن سے اپنے امامِ زمان علیہ السّلام کا نورانی دیدار کر لیا ہو۔

سورۂ حدید (۵۷: ۳) میں ایک خاموش فکری قیامت موجود ہے، اگر کوئی دانشمند چاہے تو اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

میرا دل مجھ سے یہ سوال کرتا ہے کہ آیا خدا کبھی اوّل، کبھی آخر، کبھی ظاہر اور کبھی باطن ہوتا ہے، یا ہمیشہ اس کی چار تجلیات کی بات ہے؟ اے دلِ نادان! خدائے قادرِ مطلق کائنات کا نور ہے وہ اس کائنات کے بے شمار ذرّات میں سے ہر ذرّے کو تجلیات کا ایک عالم بنا کر قائم رکھ سکتا ہے۔ ایسے تمام سوالات کا کلّی جواب پہلے ہی سے موجود ہے: وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ (۵۷: ۳)۔

سنیچر، ۱۹ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦١

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمۂ کوکبِ درّی ص ٦١ کلامِ حکمت نظامِ مولا علی علیہ السّلام :

ترجمہ : میں وجہ اللہ ہوں، میری طرف متوجّہ ہونا خدا کی طرف رُخ کرنا ہے۔ میں ہی جنبُ اللہ ہوں۔ مجھ تک پہنچنا، خدا کے پہلو میں بٹھاتا ہے۔ اور منتہائے قرب پر پہنچاتا ہے۔ میں ید اللہ ہوں (دستِ خدا) جو کچھ وہ کرتا ہے مجھ سے کرتا ہے، جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے، میرے ہاتھ سے ہوتا ہے اور میں کرتا ہوں اسکا کہلاتا ہے۔ میں عین اللہ ہوں، اس کی آنکھ سے عالم کو دیکھتا ہوں، اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کہ آنکھ میں تِل۔ میں قرآنِ ناطق اور بُرھانِ صادق ہوں۔ میرا وجود حق اور دلیلِ وجودِ حق ہے۔ میں حاملِ اسرارِ الٰہی لوحِ محفوظ ہوں، میں ہی قلمِ اعلیٰ ہوں۔ جو کچھ صفحاتِ عالمِ امکان پر قدرت نے رقم کیا ہے وہ مجھ سے رقم کیا ہے۔

آپ کتاب کوکبِ درّی میں آیات، احادیث اور کلامِ مولا علیؑ کو بار بار پڑھیں تاکہ آپ کی اس عِلمی کوشش کو عاشقانہ اور عارفانہ عبادت کا درجہ عطا ہو، آمین! آمین!

اتوار، ٢٠ رفروری ٢٠٠٥ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦٢

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے پاک ارشادات میں علم وحکمت کے عجائب و غرائب پوشیدہ ہیں، آپؑ نے جسطرح "اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ" کی طرف ایک لطیف وبلیغ اشارہ فرمایا ہے، وہ حکمتِ باطن سے لبریز ہے، تاکہ اہلِ بصیرت اس آیۂ شریفہ میں عارفانہ غور وفکر کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؑ نے جو یک حقیقت کا تصوّر دیا ہے وہ تمام دَورِ کبیر میں بے مثال اور لاجواب ہے، آپؑ کے اس پاک فرمان میں صدہا سوالات کیلئے شافی جوابات مہیا ہیں۔

فرمانِ مبارک: "خداوندِ کریم کو انسانی روح بہت پیاری ہے۔" یہ فرمانِ مبارک جو سات الفاظ پر مبنی ہے، ایک حکیمانہ خاموش حکمتوں کا انقلاب اور مساواتِ رحمانی کی تصدیق ہے۔ لہٰذا یہ مقالہ الفاظ میں مختصر لیکن معنی میں طویل ہے، آپ اس سے خوب فائدہ حاصل کریں، آمین! آمین!

پیر، ۲۱ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۶۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ ماعون (۱۰۷: ۱-۳) اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ۔

تاویلی مفہوم: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین (یعنی امامِ برحقؑ) کو جھٹلاتا ہے اور امامِ زمانؑ کے نور کو عالمِ شخصی میں آنے سے روکتا ہے، اور حجت کے علم کی ترغیب نہیں کرتا ہے۔

یتیم = اکیلا = بے مثال = لاثانی امامؑ۔

مسکین = حجت۔ کیونکہ اس کے علم سے مرید کو تسکین ملتی ہے۔

سورۂ رحمان عروس القرآن میں پروردگارِ دو جہان کی ان تمام نعمتوں کا ذکر ہے، جو انس و جن کو عطا ہوئی ہیں، ساتھ ہی ساتھ بار بار یہ سوال بھی آیا ہے کہ "اے گروہِ جن و انس تم اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔" اس مکرّر سوال کی اصل حکمت کیا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ یقیناً یہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر ہر نعمت کی شکرگزاری معرفت کی روشنی میں ہو۔ اگر ایسی شکرگزاری نہیں ہوئی تو یہ تکذیبِ نعمت ہے۔

پیر، ۲۱ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦٤

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیاتِ نور: نور اور کتابِ مبین (۵: ۱۵)، نور اور توراۃ (۵: ۴۴)، نور اور انجیل (۵: ۴۶)، رسولؐ کے ساتھ علیؑ کا نور (۷: ۱۵۷)، کافر لوگ خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں (۹: ۳۲) نیز (۶۱: ۸)، اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (۲۴: ۳۵)، برھان اور نورِ مبین (۴: ۱۷۴)۔

مومنین اور مومنات کا نور (۵۷: ۱۲-۱۳) نیز (۶۶: ۸)، کتابِ منیر = حظیرۂ قدس (۳: ۱۸۴؛ ۲۲: ۸؛ ۳۱: ۲۰؛ ۳۵: ۲۵)، رسولؐ = سراجِ منیر (۳۳: ۴۶) روشن چراغ۔

ائمّۂ آلِ محمدؐ، حاملانِ نور علیہم السّلام (۲: ۱۴۳)، سلسلۂ نورِ آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ (۴: ۵۴) نیز (۲۲: ۷۷-۷۸)، مسلم کے اعلیٰ معنی ہیں فنا فی اللہ ہو جانے والا۔ ان شاء اللہ، اس کی کوئی مناسب مثال بعد میں پیش کریں گے۔ آمین! آمین!

منگل، ۲۲، فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۶۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آپ نے کہا: مسلم کے اعلیٰ معنی ہیں: فنا فی اللہ ہو جانے والا۔ قرآن حکیم میں اس کی کیا مثال ہے؟ جواب: سورۂ نساء (۴: ۱۲۵) وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا۔

ترجمہ: اور اس شخص سے دین میں بہتر کون ہوگا جس نے اپنے چہرے (یعنی چہرۂ جان) کو خدا کے سپرد کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے، اور ابراہیم کے طریقہ پر چلتا ہے، جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور خدا نے ابراہیم کو تو خالص دوست بنا لیا۔

جب خداوندِ روحانی قیامت نے آدم کو حظیرۂ قدس کی بہشت میں داخل کر دیا تو وہ صورتِ رحمان پر پیدا ہو گیا، یہ ہوا چہرۂ جان کو خدا کے سپرد کر دینا اور حدیث میں ہے کہ بنی آدم میں سے جو بھی بہشت میں داخل ہوگا وہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوگا۔

منگل، ۲۲ ؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ٦٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ محمد (۴۷ : ۷) آیتِ ہفتم کا ترجمہ ہے : اے ایماندارو! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی اپنی قدرت سے تمہاری مدد کرے گا، اور تم کو ہر نیک کام میں ثابت قدمی عطا کرے گا۔ اگر آپ نورِ الٰہی کے سچے عاشق ہیں تو خود اس کا نور آپ میں آکر اپنا کام کرے گا۔ آپ سب سے پہلے یہ یقین کریں کہ قرآنِ حکیم میں یہ حکم موجود ہے اور جان و دل سے اس پر عمل کرنے کیلئے خداوندِ قدوس کا معجزہ چاہیئے۔

سورۂ صف (۶۱ : ۱۴) : انصارُ اللہ = خدا کے مددگار۔ آپ یقین کریں یہاں معجزانہ حکم ہے : اعنی کن (ہو جا) کی جمع : کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ = خدا کے مددگار ہو جاؤ۔

سورۂ آلِ عمران (۳ : ۵۲) کو بھی حکمت سے پڑھنا۔ خدا کا ہر حکم، ہر کام، اور ہر وعدہ مفعول ہے، یعنی عمل میں آچکا ہے۔ تلاش کرو قرآن میں لفظِ مفعول۔

نوٹ : خدا کا کوئی کام کل پر ڈالا ہوا نہیں ہے۔

بدھ، ۲۳ ؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦٧

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امامِ زمانؑ کی حقیقی اطاعت اور روحانی قیامت ہی سُلَّمُ النَّجاۃ = معراجِ نجات ہے۔ قرآن اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ صرف اَلۡوَاحِدُ الۡقَھّار ایک ہی ہے، جس نے کُلّ چیزوں کو جفت جفت پیدا کیا ہے (٣٦ : ٣٦) اور اسی قانون کے مطابق اسرارِ عظیم کا سنگم ہے۔

پس انبیاء علیہم السّلام کی معراجیں بھی دو دو ہیں، ایک کا نام معراجِ سماوی ہے اور دوسری کا نام معراجِ ارضی ہے، یعنی پہلی معراج حظیرۂ قدس کے آسمان میں ہوتی ہے، اور دوسری زمین پر۔ چنانچہ سورۂ نجم (٥٣ : ١-١٨) میں آنحضرتؐ کی دونوں معراجوں کا ایک ساتھ تاویلی بیان موجود ہے۔

بدھ، ٢٣ ؍ فروری ٢٠٠٥ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦٨

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ بنی اسرائیل (۱۷:۷۱-۷۲) یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمۡ فَمَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا وَمَنۡ كَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا۔

ترجمہ: (اس دن کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے امام (حضرتِ قائم) کے ذریعے سے بلائیں گے تو جن کا نامۂ عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں گے اور ان پر ریشہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَمَنۡ كَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا۔

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں (جان بوجھ کر) اندھا بنا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور (نجات کے رستے سے) بہت دُور بھٹکا ہوا۔

جمعرات، ۲۴ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ٦٩

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ طور (۵۲: ۱-۸)۔

تاویلی مفہوم: قسم ہے کوہِ طور = کوہِ عقل = گوہرِ عقل کی، اور کتابِ مسطور کی، جو صفحۂ کائنات پر لکھی ہوئی ہے، یعنی کتابِ مکنون کی، اور بیتُ المعمور کی، اور سقفِ مرفوع = عرش = حظیرۂ قدس کی، اور موجزن سمندر = علمِ الٰہی کی، کہ تیرے ربّ کا عذاب (واقعۂ قیامت) ضرور ہونے والا ہے۔

رقِ منشورِ سے ذرّاتِ روح مراد ہیں، جن کا بار بار حشر و نشر کائنات بھر میں ہوتا ہے، جبکہ خداوندِ قیامت حلقۂ دعوتِ حق سے ستر ہزار کائناتی فرشتوں کو پیدا کرتا ہے۔

جمعۃ المبارک، ۲۵ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ شعرآء (۲۶: ۱-۲) طٰسٓمٓ = ط، س، م۔

ط = طَاہِر = طَھُوۡرًا = طَوۡعًا = اَلطَّارِقُ = طرِیق مستقیم۔

س = سُبۡحَان = سُبُلَ السَّلَام = اَلسَّلَام، سُبُّوۡحٌ، سَخَّرَ لَکُمۡ، سَنُرِیۡھِمۡ، اَلسُّجُوۡد، سِدۡرَۃ۔

م = مَالِکُ الۡمُلک، مجید، مَقامًا محمُودًا، مُحِیۡطًا، محبوبِ اَعظم، معشوقِ کُلّ، مجمَعَ الۡبَحۡرَیۡن = مَرَج الۡبَحۡرَیۡن، نور کے دو دریاؤں کا سنگم، قلم و لوح = عرش و کرسی۔

ط = طِبۡتُمۡ = طُوۡبٰی = طَرِیًّا = طَیّبین (۱۶: ۳۲) طُوًی (۲۰: ۱۲) مُطَھَّرُوۡن (۵۶: ۷۹) تَطۡھِیر (۳۳: ۳۳)۔

س = سِرَاجًا مُنِیۡرًا (روشن چراغ) = رسولِ پاکؐ (۳۳: ۴۶) سرائر (۸۶: ۹) یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ۔ سلطان = آسمانی اور عرفانی دلیل۔

جمعۃ المبارک، ۲۵ رفروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم کے حکمتِ بالغہ سے لبریز مضامین میں سے ایک مضمون نامۂ اعمال کا ہے، جس کو آپ نورانی مو ویز (Movies) بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ دنیا کی ہر مفید چیز اللہ کے خزانوں سے آتی ہے (۲۱:۱۵) اگر آپ نے رُجُوع اِلَی اللّٰہ اور توبہ سے حقیقی فائدہ اٹھالیا ہے، تو خداوندِ تعالیٰ کے پاس ہر قسم کا چارۂ کار موجود ہے، اعنی خداوندِ غفور و رحیم اپنے بندوں کے نامۂ اعمال میں سے جس چیز کو مٹانا چاہے تو مٹا سکتا ہے (۳۹:۱۳) اور اصلاح بھی فرماتا ہے (۴۷:۵) وہ خداوندِ برحق اپنے ان بندوں پر جو توبہ کر کے اچھے کام کرتے ہیں ایسا مہربان ہے کہ انکی بُرائی کو بھلائی میں تبدیل کر دیتا ہے (۲۵:۷۰) حوالہ جات کو اچّھی طرح سے پڑھنا۔

سنیچر، ۲۶ رفروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نورانی مو ویز (Movies) : آپ کثرتِ ذکر سے، کثرتِ سجود سے اور عاشقانہ گریہ وزاری، نیز مناجات سے خوب روحانی فائدہ حاصل کریں، ایسے انتہائی عاجزانہ اور درویشانہ موڈ میں کل کا مقالہ بار بار پڑھ کر سنجیدگی اور محویت سے غور و فکر کریں، آپ اپنے دل کی ترازو کا اندازہ کریں نفس کا پلّہ بھاری ہے یا فرشتے کا پلّہ؟ یعنی، وسوسہ زیادہ ہے یا الہام؟ کیونکہ دونوں چیزیں ممکن اور آمنے سامنے ہیں، (۸:۹۱)

دل نظرگاہِ جلیلِ اکبر است (رومی)

ترجمہ : دل خداوندِ تعالیٰ کی نظرِ رحمت کا مقام ہے۔

اتوار، ۲۷ ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مولا علی علیہ السّلام کے ارشادِ مبارک کو کتابِ کوکبِ درّی باب سوم منقبت ۲۹ میں پڑھ لیں، آپؑ کے مبارک فرمان کی باطنی حکمت یہ ہے کہ آپؑ ہی اپنے سلسلۂ نور و نورانیت میں اللہ تعالیٰ کے وہ اسماءِ حسنیٰ ہیں جن کے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے کہ اس کو انہی ناموں سے پکارا جائے۔ سورۂ اعراف (۷ : ۱۸۰)۔ شاہِ ولایت مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا ہے کہ آپؑ اپنے پاک نور میں اسمِ اعظم اور نورِ اقدم تھے۔ بحوالۂ منقبت ۸۳۔

اے عزیزان آپ حضرتِ مولا علیؑ کے مبارک کلام کو عشق و محبت اور علم و حکمت سے پڑھیں تاکہ آپ کو قرآنی علم و حکمت کے جواہر سے آگہی ہو سکے، کیونکہ علیؑ کا نور قرآنِ ناطق ہے۔

پیر، ۲۸ ؍ فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روحانی قیامت میں اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کے تاویلی معجزات ہی معجزات ہوتے ہیں اور ان کا خاص تعلق قرآنِ حکیم سے ہوتا ہے، خداوندِ روحانی قیامت ہی اسمِ اعظم اور نورِ اقدم = نورِ ازل ہے۔ قرآنِ حکیم میں جتنے مضامین ہیں، ان میں مضمونِ قیامت کے سب سے زیادہ نام ہیں، اور بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ یہ تمام اسماء قیامت اور صاحبِ قیامت میں مشترک ہیں۔ جبکہ ارشاد ہے کہ مولا خود علاماتِ قیامت بھی ہیں اور معجزاتِ قیامت بھی ہیں، اور صاحبِ قیامت بھی۔

پیر، ۲۸ر فروری ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے بُرُشسکی دیوان میں ہے :

جار جلوہ اوّل غَنُم لوٗ زلزلاۤ ئیڈم

(۱۹۴۶ء)، پونا شہر میں حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے پاک و پُرنور دیدار کی عظیم قرآنی سعادت نصیب ہوئی تھی، جس میں اشارۂ زلزلہ سے یقیناً یہ تاویلی ارشاد ہوا تھا کہ اب دَورِ قیامت ہے، لہٰذا ہم تم پر ایک روحانی قیامت برپا کرنے والے ہیں۔ اس تاویل کا انکشاف بعد میں ہوا تھا، اور یہ راز بھی قائم شناسی کے زمانے میں معلوم ہوا کہ نورِ قائم اپنے وقت پر شبِ قدر = شبِ مبارک میں نازل ہوا تھا، لہٰذا ڈائمنڈ جوبلی کا بابرکت زمانہ اسماعیلی تاریخ میں بے مثال اور لاجواب تھا۔ یہ اسماعیلی دعوت کا ایک قیامت خیز منظر تھا جس کو آسمان و زمین کے باشندوں نے دیکھا اور سنا۔

ترجمۂ مصرع : مجھے جب پہلی بار پاک ظاہری دیدار ہوا تھا، تو اسی وقت میں نے معجزۂ زلزلہ دیکھا تھا۔

منگل، یکم مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم تمام آسمانی کتابوں میں بے مثال اور لاجواب ہے، اس کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے، اور باطن کے سات بواطن ہیں، دوسری روایت کے مطابق ستر بواطن ہیں۔ کیونکہ قرآن باطناً لوحِ محفوظ میں علیؑ کا نور ہے۔

دیکھو کلامِ الٰہی کہتا ہے کہ قرآنِ مجید لوحِ محفوظ میں ہے (۸۵: ۲۱-۲۲) اور مولا علیؑ فرماتا ہے کہ میں ہی لوحِ محفوظ ہوں۔ کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۸۔ پس علیؑ قرآنِ ناطق ہے، امُّ الکتاب ہے، مؤوّلِ قرآن ہے، حظیرۂ قدس ہے، رسولِ پاکؐ کے علم و حکمت کا دروازہ ہے۔ حدیثِ شریف ہی کا ترجمہ ہے: قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ۔

بدھ، ۲ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ ہزار حکمت ص ۱۶۹ حکمت : ۲۹۳۔ حَمَلَۃُ الۡقُرآن = حاملانِ قرآن :
حَمَلَۃُ الۡقُرۡاٰنِ عُرَفَاءُ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ۔ حاملانِ قرآن اہلِ جنت کے عارفین ہیں۔ یعنی جو
لوگ دینِ حق کی تاریخ میں قرآن کی روح و روحانیت اور معرفت و حکمت کے حامل
ہیں، وہی اہلِ جنت کے عارفین بھی ہیں کہ بہشت والے ان سے اسرارِ معرفت کی
تعلیم حاصل کرتے رہیں گے۔ (حدیثِ دعائم الاسلام جلد ثانی ص ۳۵۱)

جمعرات، ۳ر مارچ ۲۰۰۵ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط: ۷۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ تحریم (۶۶: ۸) یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ نُوۡرُھُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَبِاَیۡمَانِھِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ ترجمہ ظاہر آپ خود دیکھ لیں۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نورِ اعظم کا ذکر تمام قرآن میں موجود ہے، تاہم اس کریمِ کارساز اور رحیمِ بندہ نواز نے اپنی عنایتِ بے نہایت سے اپنے پاک و برتر نور کو مومنین و مومنات سے بھی منسوب فرمایا ہے: سورۂ حدید (۵۷: ۱۲-۱۴) نیز آیت (۱۹) میں غور و فکر کریں۔

آپ سب بار بار عاجزانہ دعا کرتے رہیں اور نظم "مستِ مولا" کو بطورِ مناجات خوب گریہ و زاری کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ آمین یا ربَّ العالمین!

جمعۃ المبارک، ۴؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۷۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ نور (۲۵:۲۴) یَوۡمَئِذٍ یُّوَفِّیۡہِمُ اللّٰہُ دِیۡنَہُمُ الۡحَقَّ وَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَالۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ ۔

ترجمہ : اس دن اللہ ان کے دینِ حق کو ضرور پورا کر دے گا، اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق المبین ہے۔

مبین = کھلا ہوا، ظاہر، ظاہر کرنے والا، قاموس القرآن ص ۴۷۰۔ سورۂ حدید (۳:۵۷) اللہ تعالیٰ کا ایک اسمِ صفت اَلظَّاہِرُ آیا ہے، جس کے معنی اَلۡبَاطِنُ کے بالمقابل ہیں۔ لہٰذا یہاں اَلظَّاہِرُ کے دوسرے معنی مقصود نہیں، اور نہ ہی کسی مفسر نے کوئی اور ترجمہ کیا ہے۔

اہلِ معرفت جانتے ہیں کہ سورۂ لقمان (۲۰:۳۱) کی مشہور آیۂ تسخیر کے مطابق حضرت ربُّ العزّۃ کے پاک دیدار کی نعمتِ عظمیٰ ظاہری نعمتوں میں بھی ہے اور باطنی نعمتوں میں بھی ہے۔ آپ اس آیۂ شریفہ کو غور سے پڑھ لیں۔

اتوار، ۶ ؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ انعام (۶: ۳۰-۳۱) وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ وُقِفُوۡا عَلٰی رَبِّہِمۡ ؕ قَالَ اَلَیۡسَ ہٰذَا بِالۡحَقِّ ؕ قَالُوۡا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ۔ قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰہِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتۡہُمُ السَّاعَۃُ بَغۡتَۃً قَالُوۡا یٰحَسۡرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطۡنَا فِیۡہَا وَہُمۡ یَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَہُمۡ عَلٰی ظُہُوۡرِہِمۡ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ۔

آپ ترجمۂ قرآن میں دیکھیں۔

اور یہ بھی ایک ترجمہ ہے: کاش وہ منظر تم دیکھ سکو جب یہ اپنے ربّ کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ اس وقت ان کا ربّ ان سے پوچھے گا "کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟" وہ کہیں گے "ہاں اے ہمارے ربّ، یہ حقیقت ہی ہے۔" وہ فرمائے گا: "اچھا، تو اب اپنے انکارِ حقیقت کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھو۔"

نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھوٹ قرار دیا جب اچانک قیامت آجائے گی تو یہی لوگ کہیں گے "افسوس! ہم سے اس معاملہ میں کیسی تقصیر ہوئی؟" اور ان کا حال یہ ہو گا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو! کیسا بُرا بوجھ ہے جو یہ اُٹھا رہے ہیں۔

پیر، ۷ رمارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۸۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس بندۂ درویش نے اس دفعہ اپنے چند عزیزوں سے ایک تعلیمی سوال یہ کیا: آپ کا کیا نظریہ ہے؟ انسان نورِالٰہی کے بحرِ محیط سے دنیا میں آیا ہے؟ یا بہشتِ برین سے؟ جبکہ خدا اور بہشت سے باہر آنے کی کوئی عقلی اور منطقی وجہ معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا مولانا رومی کا قول بالکل درست ہے:۔

ما آمدہ نیستیم این سایۂ ماست

اور یہ معمولی بات نہیں، بلکہ قرآنی حقیقت ہے (۱۶: ۸۱؛ ۲۵: ۴۵)۔

خداوندِ روحانی قیامت کے فضل وکرم سے "مستِ مولا" کے عنوان سے جو نظم ہم سب کو عطا ہوئی ہے اگر ہم نے اجتماعی طور پر اس سے فائدہ اٹھا کر توبۂ نصوح نہیں کی اور اپنی قساوتِ قلبی کو ایک بار ختم نہیں کیا تو بہت بڑی ناشکری ہوگی۔

قرآنِ حکیم نے عوام کی بہت بڑی اکثریت کو کَالْاَنْعَام کہا ہے (۷: ۱۷۹) جانوروں کی طرح۔

پیر، ۷ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دینِ قائم کے قرآنی حوالہ جات : (۹:۳۶؛ ۱۲:۴۰؛ ۳۰:۳۰؛ ۳۰:۴۳؛ ۹۸:۵)۔

هُوَ الاوّل هُوَ الآخر هُوَ الظّاهر هُوَ الْباطن
مُنزّہ مالک المُلکی کہ بے پایان حشر دارد

آج بوقتِ چاشت جبکہ مقالہ ۸۱ زیرِ قلم تھا ایک عظیم الشّان سمعی معجزۂ نورِ اعظم کا ظہور ہوا۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ الفاظ سے مجرد نغمۂ بے مثال نغماتِ بہشت کا ایک نمونہ تھا جو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں غائب از سماعت ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد عزیزم شمس الدّین کا فون آگیا تو میں نے گمان کیا کہ شاید ان کو بھی یہ معجزہ ہوا ہوگا، لیکن انہوں نے ایسا ذکر نہیں کیا۔ میں سجودِ شکرانہ میں گیا اور گریہ وزاری ہونے لگی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحۡسَانِہٖ۔

پیر، ۷ ؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ زمر (۳۹ : ۲۳) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ تَقۡشَعِرُّ مِنۡہُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُہُمۡ وَ قُلُوۡبُہُمۡ اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُدَی اللّٰہِ یَہۡدِیۡ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۔

تاویلی مفہوم : اس پاک و پُرحکمت ربّانی ارشاد میں اسمِ اعظم کی تعریف و توصیف ہے ۔ اللہ جلّ جلالہٗ نے اسمِ اعظمِ لفظی کو تمام احسن معنوں کے ساتھ نازل کیا تاکہ وہ آئینۂ ذات و صفاتِ حضرتِ ربُّ العزّۃ ہو، پس جب اسمِ اعظمِ لفظی میں اسمِ اعظمِ نورانی کا ظہورِ پُرنور ہو جاتا ہے، تو اس سے ایک روحانی قیامت برپا ہو کر کائنات پر محیط ہو جاتی ہے ۔

لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ۔

منگل ، ۸ ؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۸۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ (۴۱ : ۵۳-۵۴) سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ۔ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ۔

ترجمہ: عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں (معجزات) آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفوس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات (راز) کھل جائے کہ وہ برحق ہے۔ اگرچہ قرآنِ حکیم کے ارشادات ہر زمانے کیلئے ہیں، تاہم اس مبارک پیش گوئی کا زیادہ سے زیادہ تعلق عصرِ حاضر سے ہے۔

اس پُرحکمت ارشاد میں ایک واضح اشارہ موجود ہے: "اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ" = آگاہ رہو یہ لوگ اپنے ربّ کی ملاقات میں شک رکھتے ہیں۔

منگل، ۸ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ نمل (۲۷: ۹۳) وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سَیُرِیۡكُمۡ اٰیٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔

ترجمہ: ان سے کہو، تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی آیات (معجزات) دکھا دے گا اور تم انہیں پہچان لوگے اور تیرا ربّ بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔

تاویلِ باطن: مولا علی علیہ السّلام کا ارشاد ہے: اَنَا اٰیَاتُ اللّٰهِ وَاَمِیۡنُ اللّٰهِ = یعنی میں ہی خدا کی آیات و معجزات اور امین (رازدار) ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیۂ آفاق و انفس (۴۱: ۵۳-۵۴) میں بھی یہی راز پوشیدہ ہے۔ مولا علیؑ کے پاک ارشاد کو کتاب کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۸۰ میں دیکھ لیں۔

بدھ، ۹ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ بقرہ (۲:۹۴) قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔

ترجمہ: ان سے کہو کہ اگر واقعی اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر تمام انسانوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لئے مخصوص ہے، تب تو تمہیں چاہئے کہ موت کی تمنّا کرو، اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو۔

اس ارشادِ ربّانی میں بڑی زبردست حکمت ہے، جبکہ بہشت صرف سبقت کرنے والوں کو ملتی ہے، دیکھو آیت: وَسَارِعُوۡا (۳:۱۳۳) اور سَابِقُوۡا (۵۷:۲۱)۔

آپ قرآن کی ہر حکمت کو جان و دل سے یاد کریں ورنہ ناشکری ہوگی، مولائے پاک سے بڑی عاجزی کے ساتھ یادداشت کیلئے درخواست کریں۔

بدھ، ۹، مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ اعراف (۷:۴۶) میں ارشاد ہے : وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۔

اس کی اصل اور حقیقی تاویل مولا علیؑ کے بابرکت کلام میں ہے : مولا کا ارشاد ہے : اور میں ہی وہ صاحبِ اعراف ہوں جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لوں گا۔ بحوالۂ کوکبِ دری خطبۂ رجعیّہ۔

علِیّؑ اَلْعَظِیْم کے نور و نورانیت میں سِیما = جبین = پیشانی، حظیرۂ قدس کی بہشت ہے۔ نور (امامِ برحقؑ) کے ہر نورانی (روحانی) فرزند کی پیشانی پر اسمِ اعظم اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْم مرقوم ہوتا ہے۔

کتابِ دعائم الاسلام جلدِ اوّل، "وَلایتِ ائمۂ اہلِ بیت" کے مضمون میں بھی آپ کو اعراف کا تاویلی بیان ملے گا۔

بدھ، ۹ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ توبہ (۹: ۷۲) کے حکمتِ بالغہ سے لبریز ارشاد کا یہ ایک تاویلی مفہوم ہے۔ قرآنِ حکیم میں جا بجا بہشتِ برین کا ذکر آیا ہے، بہشت: مکانی بھی ہے، لامکانی بھی ہے، روحانی بھی ہے، نورانی اور تجلیاتی بھی ہے اور صاحبِ کاف و نون ؏ کلمۂ کن (ہوجا) کا مالک خود تجلیاتی بہشت کا باغبان یعنی رضوان ہے، محولۂ بالا ارشاد میں ہے: وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ ذٰلِکَ ہُوَالۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ یعنی ہر درجہ کی جنّات سے گزر کر تجلیاتی اور ابداعی جنّات کے مالک ؏ حضرتِ مُبدِع حق میں فنا ہو جانا ہی اللہ کی خوشنودی بھی ہے اور عاشقوں کی بہت بڑی کامیابی بھی اسی میں ہے۔

جمعرات، ۱۰ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۸۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

سورۂ بقرہ (۲: ۱۱۷) بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۔ وہی ہے آسمانوں اور زمین کا مُبدِع اور موجد، اور جب کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرماتا ہے کہ ہو جا اور وہ فوراً ہی ہو جاتا ہے، جب وہ قادرِ مطلق چاہتا ہے کہ عالمِ ظاہر عالمِ شخصی میں آکر کائناتی بہشت بن جائے تو فوراً ہی ایک انسان کے اندر کائناتی بہشتِ برین تیار ہو جاتی ہے جس میں آسمان و زمین کی ہر چیز موجود ہوتی ہے، یعنی دنیا کے تمام ممالک اور ان کے سارے باشندے جسمِ لطیف میں طَوۡعًا وَّكَرۡهًا (۳: ۸۳) اَلۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں جیسے سورۂ ابراہیم (۱۴: ۴۸) میں زمین و آسمان کی تبدیلی کا ذکر ہے۔

جمعرات، ۱۰ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۹۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ ابراہیم (۴۸:۱۴) یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَہَّارِ۔

ترجمہ: اس دن جب یہ زمین غیر (مادّی) زمین (یعنی عالمِ شخصی) میں تبدیل ہو جائے گی اور آسمان بھی بدل دئے جائیں گے اور سب خدائے واحد و قہّار کے سامنے پیش ہوں گے۔

چونکہ روحانی اور عرفانی قیامت عالمِ شخصی ہی میں برپا ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کے نتائج اور آخری معجزات بھی عالمِ شخصی ہی میں ہوتے ہیں۔

اَلۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ کا اسمِ پاک قرآنِ حکیم کے چھ مقامات پر آیا ہے: یہ خداوندِ روحانی قیامت کا اسمِ صفت ہے۔ جس کے معنی ہیں خود ایک اور سب کو ایک کر دینے والا، غالب، زبردست۔ (قاموس)۔

جمعۃ المبارک، ۱۱ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۹۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کا ذکرِ جمیل اور اشارہ موجود ہے :
سورۂ فرقان (۲۵ : ۵۸) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا۔ یہاں صاحبانِ عقل کیلئے خزانے ہی خزانے ہیں۔ آپ غور وفکر کی خوب محنت کریں۔

اسی طرح سورۂ مومن (۴۰ : ۶۵) کو غور سے پڑھ لیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نہ صرف یہی بات ہے کہ آیۃُ الکرسی تمام آیاتِ قرآنی کی سردار ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک روشن حقیقت ہے کہ قرآنِ حکیم میں جا بجا آیۃُ الکرسی کی عظمت و فضیلت کے حکیمانہ اشارے موجود ہیں اور وہ کئی طرح سے ہیں۔

جمعۃ المبارک ، ۱۱ ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم وحکمت کے جواہر

قسط : ۹۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خداشناسی قرآنی علم وحکمت کے بغیر ممکن نہیں، قرآن فہمی حظیرۂ قدس کے معجزات کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ معجزات روحانی قیامت کے بعد ہیں، روحانی قیامت اسمِ اعظم کے بغیر ممکن نہیں، اسمِ اعظم صرف اور صرف امامِ زمان (روحی فداہٗ) سے کسی مرید کو عطا ہو سکتا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

پاک اسمِ اعظم کی خصوصی عبادت کے ذریعے سے مُوۡتُوا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوا کے حکم پر عمل کرنے کیلئے سعی کی جاتی ہے۔ اگر رحمتِ خداوندی شاملِ حال ہوئی تو سب سے پہلے عالمِ خیال میں امامِ زمانؑ کا نورِ اقدس طلوع ہو جاتا ہے جس سے عالمِ خیال میں تجلیاتِ نور کی شادمانی کے ایک دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اگرچہ قیامت اس سے بھی بہت آگے چل کر ممکن ہے۔

جمعۃ المبارک ، ۱۱ر مارچ ۲۰۰۵ءؔ

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ اعراف (۷ : ۱۴۳) کے ارشادِ مبارک میں یہ پُرحکمت ذکر آیا ہے کہ حضرتِ ربّ تعالیٰ نے اپنے نورِ اعظم کی تجلی پہاڑ پر کی تھی، یہ پہاڑ اہلِ ظاہر کے نزدیک کوہِ طور ہے، اور اہلِ باطن کے نزدیک کوہِ عقل = گوہرِ عقل ہے، پس امامِ زمان علیہ السّلام کے ان عاشقوں کی بہت بڑی سعادت ہے جنہوں نے اپنے پیارے مولا کے پاک و برتر نور کی روشنی میں حظیرۂ قدس کا مشاہدہ کیا ہے۔ کیونکہ حظیرۃ القدس اسرارِ معرفت کی بہشتِ برین ہے۔

حضرت موسیٰؑ کیلئے گوہرِ عقل کا عظیم معجزہ سلسلۂ روحانی قیامت میں ہوا تھا، فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا (۷ : ۱۴۳) چنانچہ اس کے ربّ = خداوندِ قیامت نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

سنیچر، ۱۲؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ توبہ (۹:۱۱۹) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ۔

ترجمہ : اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور سچوں (صادقین) کے ساتھ ہو جاؤ۔

تاویل : امامانِ برحق علیہم السّلام بحقیقت صادقین ہیں اور ہر مومن اور مومنہ کا فنا فی الامام ہو جانا یقیناً سچوں کے ساتھ ہو جانا ہے، اگر فنا فی الامام کی سعادت کسی مرید کو نصیب ہوئی تو اس کو دنیا ہی میں حظیرۂ قدس کی بہشت عطا ہوگی (۴۷:۶) جس میں علم و حکمت کے میوے (پھل) بھرے ہوئے ہیں۔

انبیائے قرآن علیہم السّلام کے تمام معجزات روحانی قیامت کے مراحل میں گھیرے ہوئے ہیں۔ خداوندِ قیامت نے جب موسیٰؑ کیلئے گوہرِ عقل کا حیران کن معجزہ کیا تو اس سے ان کو بڑی حیرت ہوئی اور یہی تاویل ہے ان کے بے ہوش ہو کر گر جانے کی، کہ وہ اس سے قبل گوہرِ عقل کی تجلیات سے ناواقف تھے۔

سنیچر، ۱۲ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خداوندِ قیامت = اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ کی تجلی سے کوہِ عقل کا ریزہ ریزہ ہو جانا = اس مثال کی تاویل یہ ہے کہ حظیرۂ قدس میں گوہرِ عقل سورج اور چاند کی طرح ہمیشہ طلوع و غروب کی گردش میں ہے، اور یہی ایک جامع الامثال وہ ہے جس میں تمام مثالیں جمع ہو جاتی ہیں۔

صبحِ ازل سے لے کر شامِ ابد تک جتنے واقعات ہیں، وہ سب کے سب اسی مثالِ واحدہ میں جمع ہیں۔

حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: "جب میں منہ کھولتا ہوں تو جواہرات کے ڈھیر لگ جاتے ہیں" = یعنی جب میں حظیرۂ قدس میں دہنِ مبارک کھولتا ہوں تو اس میں سے گوہرِ عقل کا نور طلوع ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

سنیچر، ۱۲/ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآنِ حکیم میں جتنی آیاتِ نور ہیں اور ان سب میں جس طرح نُورٌ علیٰ نُورٍ کی حکمت روشن ہے، بالکل اسی حقیقت و حکمت کی تصدیق و تائید گوہرِ عقل کی تجلیات سے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔

قرآنِ حکیم کا ایک اساسی قانون یہ ہے کہ خدا مثالیں بیان کرتا ہے (۳۵:۲۴) پس گوہرِ عقل کے ظہورات و تجلیات میں کُلّ مثالیں ہی موجود ہیں۔ سورۂ حجر (۲۱:۱۵) میں یہ ذکر آیا ہے کہ تمام چیزوں کے خزانے خدا کے پاس ہیں۔ چنانچہ گوہرِ عقل کے ظہورات سے یہ سرِّ الٰہی معلوم ہو جاتا ہے کہ خزائنِ الٰہی کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں، کبھی بند نہیں ہوتے ہیں۔

سنیچر، ۱۲؍ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ ۵۶ کا نام اَلۡوَاقِعَۃ ہے، یہ اسم اس سورہ کیلئے بھی ہے، قیامت کیلئے بھی اور علیؑ المرتضیٰؑ کیلئے بھی ہے، کیونکہ آپؑ قیامت اور خداوندِ قیامت ہیں، لہٰذا قیامت کا ہر نام آپ کے اسمائے وصفی میں سے ہے۔ پس آپ چشمِ بصیرت سے اس سورہ کو تماماً پڑھ لیں۔ جبکہ آپ اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کے پروانوں میں سے ہیں۔

آگے چل کر دیکھیں : (۵۶ : ۷۵-۷۹) آیا رسولِ پاکؐ دَورِ قیامت کے زندہ اسمِ اعظم کی تسبیح کرتے تھے؟ تاروں کے منازل سے مغاربِ انوارِ حظیرۂ قدس سے یعنی دہنِ مبارک کی قسم، یہ بہت بڑی قسم ہے، جوابِ قسم : یقیناً وہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے، جو کتابِ مکنون سے کتابِ مخفی میں ہے۔ کتابِ مکنون گوہرِ عقل کے سنگم پر ہے، اور یہ لوح و قلم کا سنگم ہے۔ کتابِ مکنون کو صرف وہی لوگ ہاتھ میں لے سکتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔ جبکہ یہ تنزیل کی چوٹی ہے۔

اتوار، ۱۳ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ .

سورۂ نساء (۴ : ۵۴) فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا ۔ ترجمہ : تو پھر ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت اور بہت بڑی سلطنت سب کچھ عطا کیا ہے۔

تاویلی مفہوم : اہلِ دانش پر یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ محمد و آلِ محمد علیہم السّلام آلِ ابراہیم ہیں، کتاب، قرآن ہے حکمت تاویلِ باطن ہے، اور بہت بڑی سلطنت امامت ہے۔ اس کا پہلا ثبوت امامِ زمانؑ کا زندہ اسمِ اعظم ہونا ہے، دوسرا ثبوت امام شناسی کے عظیم معجزات ہیں، جن میں گوہرِ عقل کے نورانی معجزات بھی ہیں۔

اتوار، ۱۳ مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۹۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ ابراہیم (۱۴: ۲۴-۲۵) میں اسمِ اعظمِ لفظی اور اسمِ اعظمِ نورانی کے سنگم کی مثال ہے۔ رسولِ پاکؐ کے مشاہداتِ باطن میں سے کسی چیز کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے "اَلَمۡ تَرَ" کا جملۂ سوالیہ قرآن میں بارہا آیا ہے۔ اس پُرحکمت ارشاد کی تاویل کا حوالہ: کتابِ وجہِ دین صفحہ ۱۳۱ ہے۔

گوہرِ عقل کے نورانی ظہورات شجرۂ نور (درختِ نور) کے پھل ہیں۔ الغرض گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کے سنگم کی تجلیات کی مثالوں سے قرآنِ حکیم کی کوئی مثال باہر نہیں۔

کہتے ہیں کہ اس کائنات کا بھی ایک دہنِ مبارک ہے، جس سے ہمیشہ موتی یعنی ستارے نکلتے رہتے ہیں۔

پیر، ۱۴ر مارچ ۲۰۰۵ء

قرآنی علم و حکمت کے جواہر

قسط : ۱۰۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

سورۂ بنی اسرائیل (۱۷: ۸۹) وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا۔

ترجمہ: اور ہم نے اس قرآن میں ساری مثالیں اُلٹ پلٹ کر بیان کر دی ہیں پس اکثر لوگوں نے انکار کیا....

گوہرِ عقل گویا قلمِ الٰہی اور کتابِ مکنون گویا لوحِ محفوظ ہے، پھر ایسے میں وہ کونسی مثال ہے، جو احاطۂ قلم و لوح سے باہر ہو سکتی ہے؟

اے عزیزان آپ اور ہم سب حضرتِ مولا کے دریائے احسانات میں غرق ہو چکے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ ہمارا نام شکور نہیں بلکہ کفور ہے۔

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیرِ خویش عذر بدرگاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندی اش کس نتواند کہ بجا آورد

پیر، ۱۴؍ مارچ ۲۰۰۵ء

فهارس

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیاتِ قرآنی

۲:۱-۲ .... ۱۸
۲:۱-۳ .... ۱۷
۲:۲ .... ۳۸
۲:۹۴ .... ۸۸
۲:۱۱۵ .... ۴۷
۲:۱۱۷ .... ۵۶، ۹۱
۲:۱۴۳ .... ۶۶
۲:۱۵۵-۱۵۷ .... ۲
۲:۱۶۵ .... ۴۳
۲:۲۵۵ .... ۴۹، ۹۳
۲:۲۶۱ .... ۵
۳:۱-۲ .... ۱۵
۳:۸ .... ۳
۳:۲۶-۲۷ .... ۳۱
۳:۳۱ .... ۴۳
۳:۵۲ .... ۶۸
۳:۵۴ .... ۲۱
۳:۸۳ .... ۹۱
۳:۱۳۳ .... ۱۹، ۵۶، ۸۸
۳:۱۸۴ .... ۶۶
۴:۵۴ .... ۶۶، ۱۰۰
۴:۸۵ .... ۳۰
۴:۸۷ .... ۴۵
۴:۱۲۲ .... ۴۵
۴:۱۲۵ .... ۶۷
۴:۱۷۴ .... ۶۶
۵:۱۵ .... ۶۶
۵:۲۷ .... ۴۹
۵:۴۴ .... ۶۶
۵:۴۶ .... ۶۶
۶:۳۰-۳۱ .... ۸۲
۶:۳۱ .... ۱۴
۶:۱۶۰ .... ۵
۶:۱۶۵ .... ۵۷
۷:۱ .... ۱۳
۷:۲۷ .... ۵۲
۷:۴۶ .... ۸۹
۷:۱۳۷ .... ۲۷
۷:۱۴۳ .... ۹۵
۷:۱۵۷ .... ۶۶
۷:۱۷۹ .... ۸۳
۷:۱۸۰ .... ۷۵
۷:۱۸۷ .... ۱۴
۹:۳۲ .... ۶۶
۹:۳۶ .... ۸۴
۹:۷۲ .... ۹۰
۹:۱۱۹ .... ۴۴، ۹۶
۱۰:۲۵ .... ۵۸
۱۰:۳۷ .... ۱۸
۱۰:۸۷ .... ۳۳
۱۱:۱ .... ۱۶
۱۲:۴۰ .... ۸۴
۱۲:۱۰۷ .... ۱۴
۱۳:۱ .... ۱۲
۱۳:۷ .... ۴۶
۱۳:۱۵-۱۶ .... ۱
۱۳:۳۹ .... ۷۳
۱۳:۴۳ .... ۵۴
۱۴:۱۹ .... ۲۲
۱۴:۲۴ .... ۴۷

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱۴:۲۴-۲۵ .... ۱۰۱
۱۴:۴۸ .... ۵۶، ۹۱، ۹۲
۱۵:۲۱ .... ۱۲، ۷۳، ۹۸
۱۶:۳۲ .... ۷۲
۱۶:۷۷ .... ۱۴
۱۶:۸۱ .... ۸۳
۱۷:۶ .... ۴۹
۱۷:۴۴ .... ۴
۱۷:۵۵ .... ۲، ۳۱
۱۷:۷۱-۷۲ .... ۷۰
۱۷:۸۹ .... ۱۰۲
۱۷:۱۰۴ .... ۱۲
۱۹:۱ .... ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۹
۱۹:۵۸ .... ۲
۱۹:۹۶ .... ۵۷
۲۰:۱۲ .... ۷۲
۲۰:۱۵ .... ۱۴
۲۲:۸ .... ۶۶
۲۲:۵۵ .... ۱۴
۲۲:۷۷-۷۸ .... ۶۶
۲۳:۱۴ .... ۵۹
۲۳:۱۱۸ .... ۲۴
۲۴:۲۵ .... ۸۱
۲۴:۳۵ .... ۴۷، ۶۴، ۶۶، ۹۸
۲۴:۵۵ .... ۵۷
۲۵:۳۰ .... ۴۹
۲۵:۴۵ .... ۸۳
۲۵:۵۸ .... ۹۳
۲۵:۷۰ .... ۷۳
۲۶:۱-۲ .... ۷۲
۲۶:۹۰ .... ۳۹
۲۷:۲۰ .... ۴۹
۲۷:۹۳ .... ۸۷
۳۰:۱-۶ .... ۲۵
۳۰:۳۰ .... ۸۴
۳۰:۴۳ .... ۸۴
۳۱:۱-۵ .... ۲۰
۳۱:۲۰ .... ۳، ۵۶، ۶۶، ۸۱
۳۱:۲۸ .... ۱۲
۳۲:۱-۲ .... ۱۸
۳۲:۲ .... ۱۸
۳۳:۲۱ .... ۳۴
۳۳:۳۳ .... ۷۲
۳۳:۴۳ .... ۴۶
۳۳:۴۶ .... ۶۶، ۷۲
۳۵:۱ .... ۲۳
۳۵:۱۵-۱۷ .... ۲۴
۳۵:۲۵ .... ۶۶
۳۵:۲۸ .... ۶۰
۳۶:۱ .... ۴۷
۳۶:۱۲ .... ۱۸
۳۶:۳۶ .... ۶۹
۳۷:۱۰۳-۱۰۵ .... ۳۱
۳۷:۱۰۵ .... ۳۱
۳۷:۱۱۰ .... ۳۱
۳۹:۲۳ .... ۸۵
۳۹:۶۷ .... ۱۰
۴۰:۶۵ .... ۹۳
۴۱:۳۰-۳۵ .... ۱۹
۴۱:۳۳ .... ۷
۴۱:۳۵ .... ۷
۴۱:۵۳-۵۴ .... ۸۶، ۸۷
۴۲:۱-۴ .... ۴۳
۴۲:۱۱ .... ۵۴
۴۲:۵۱ .... ۲۶
۴۳:۴ .... ۴۸
۴۳:۶۰ .... ۵۷
۴۳:۶۶ .... ۱۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۴۴:۱-۱۱ .... ۲۸

۴۵:۳۷ .... ۴۷

۴۷:۵ .... ۷۳

۴۷:۶ .... ۱۵، ۲۷، ۳۹، ۵۵، ۹۶

۴۷:۷ .... ۶۸

۴۸:۱۰ .... ۴۶

۴۸:۲۹ .... ۶۲

۵۰:۳۱ .... ۳۹

۵۲:۱-۸ .... ۷۱

۵۲:۳۸ .... ۶۱

۵۳:۱-۱۸ .... ۶۹

۵۴:۱ .... ۱۴

۵۵:۰ .... ۶۵

۵۶:۰ .... ۹۹

۵۶:۳ .... ۸

۵۶:۷۴-۷۹ .... ۹۹

۵۶:۷۴-۸۰ .... ۱۶

۵۶:۷۵ .... ۴۶

۵۶:۷۹ .... ۷۲

۵۷:۳ .... ۶۲، ۸۱

۵۷:۹ .... ۳۶

۵۷:۱۲-۱۳ .... ۶۶

۵۷:۱۲-۱۴ .... ۳۵، ۳۶، ۸۰

۵۷:۱۹ .... ۸۰

۵۷:۲۱ .... ۱۹، ۵۶، ۸۸

۵۹:۲۱ .... ۳۷

۵۹:۲۲-۲۴ .... ۴۷

۶۱:۸ .... ۶۶

۶۱:۱۴ .... ۶۸

۶۶:۴ .... ۴۶

۶۶:۸ .... ۳۶، ۶۶، ۸۰

۷۰:۱-۷ .... ۶۱

۷۴:۸ .... ۵۳

۷۵:۱-۲ .... ۹

۷۵:۲۲-۲۳ .... ۲۶

۷۶:۱ .... ۴۷

۸۲:۱۰-۱۲ .... ۴۷

۸۳:۱۸ .... ۳۵

۸۵:۱۶ .... ۱

۸۵:۲۱-۲۲ .... ۷۸

۸۶:۹ .... ۷۲

۸۹:۲۲ .... ۲۶، ۴۶

۹۱:۸ .... ۷۴

۹۴:۵-۶ .... ۴۸

۹۸:۲ .... ۴۶

۹۸:۳ .... ۴۶

۹۸:۵ .... ۸۴

۱۰۳:۱-۲ .... ۵۵

۱۰۷:۱-۳ .... ۶۵

۱۰۸:۰ .... ۴۰

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

احادیثِ نبوی

۱۔ من مات فقد قامت قیامته ۔ .... ص ۱۱

۲۔ موتوا قبل ان تموتوا۔ .... صص ۱۱، ۹۴

۳۔ لم یبق من النبوة الا المبشرات ۔ قالوا وما المبشرات ؟ قال الرویا الصالحة ۔ .... ص ۳۲

۴۔ ان اللہ تعالیٰ جعل ذریة کل نبی فی صلبه وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب ۔ .... ص ۴۰

۵۔ إذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب واصدقهم رؤیا اصدقهم حدیثا، و رؤیا المسلم جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة ۔ .... ص ۴۱

۶۔ مامنکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملٰئکة ۔ قالوا و ایاک یارسول اللہ ؟ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر ۔ .... صص ۴۱، ۴۲

۷۔ المومن ینظر بنور اللہ ۔ .... ص ۵۲

۸۔ یا بنی آدم اطعنی اجعلک مثلی حیا لا یموت وعزیزا لا یذل وغنیا لا یفتقر ۔ (حدیثِ قدسی) .... ص ۵۴

۹۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال ۔ .... ص ۵۸

۱۰۔ خلق اللہ اٰدم علیٰ صورته فکل من یدخل الجنة علیٰ صورة اٰدم ۔ .... ص ۶۷

۱۱۔ ان للقراٰن ظهرًا و بطنًا ولبطنه بطنًا الیٰ سبعة ابطنٍ وفی روایةٍ الیٰ سبعین بطنًا ۔ .... ص ۷۸

۱۲۔ علی مع القرآن والقرآن مع علی ۔ .... ص ۷۸

۱۳۔ حملة القرآن عرفاء اهل الجنة ۔ .... ص ۷۹

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ارشاداتِ أئمّہ

حضرت مولانا امام علی علیہ السّلام

١۔ انا السّاعة۔ .... صص ٨، ٣٩

٢۔ انا ذالک الکتاب لا ریب فیه۔ .... ص ٣٨

٣۔ انا النّاقور۔ .... صص ٣٩، ٥٣

٤۔ انا المنقلب فی الصّور۔ .... صص ٤٩، ٥٠، ٥٢

٥۔ انا مقلب القلوب۔ .... ص ٥٢

٦۔ انا اللوح المحفوظ۔ .... صص ٥٣، ٧٨

٧۔ انا الذی اتولّٰی حساب الخلائق۔ .... ص ٥٣

٨۔ میں وجہ اللہ ہوں، میری طرف متوجہ ہونا خدا کی طرف رخ کرنا ہے۔ میں ہی جنبُ اللہ ہوں۔ مجھ تک پہنچنا، خدا کے پہلو میں بٹھاتا ہے۔ اور منتہائے قرب پر پہنچاتا ہے۔ میں ید اللہ ہوں (دستِ خدا) جو کچھ وہ کرتا ہے مجھ سے کرتا ہے، جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے، میرے ہاتھ سے ہوتا ہے اور میں کرتا ہوں اس کا کہلاتا ہے۔ میں عین اللہ ہوں، اس کی آنکھ سے عالم کو دیکھتا ہوں، اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کہ آنکھ میں تل۔ میں قرآنِ ناطق اور بُرہانِ صادق ہوں۔ میرا وجود حق اور دلیلِ وجودِ حق ہے۔ میں حاملِ اسرارِ الٰہی لوحِ محفوظ ہوں، میں ہی قلمِ اعلیٰ ہوں۔ جو کچھ صفحاتِ عالمِ امکان پر قدرت نے رقم کیا ہے وہ مجھ سے رقم کیا ہے۔ .... ص ٦٣

٩۔ انا الاسماء الحسنی التی امر اللہ ان یدعٰی به۔ .... ص ٧٥

١٠۔ انا الاسم الاعظم وھو کھٰیٰعص۔ .... ص ٧٥

١١۔ انا آیات اللہ وامین اللہ۔ .... ص ٨٧

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

۱۲۔ اور میں ہی وہ صاحبِ اعراف ہوں جو سب کو انکی پیشانیوں سے پہچان لوں گا۔.... ص ۸۹

حضرت مولانا امام محمّد الباقر علیہ السّلام

۱۔ ماقیل فی اللہ فھوفینا وما قیل فینا فھو فی البلغاء من شیعتنا۔............. ص ۳۹

حضرت مولانا امام سلطان محمّد شاہ علیہ السّلام

۱۔ یہاں بہشت ہے (موصوف امامؑ نے دستِ مبارک سے اپنی جبینِ پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)۔.. ص ۲۹

۲۔ خداوندِ کریم کو انسانی روح بہت پیاری ہے۔.................................. ص ۶۴

۳۔ جب میں منہ کھولتا ہوں تو جواہرات کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔.................. ص ۹۷

ان فہارس کو صابرین بیگ، نائلہ بیگ اور راحیلہ بیگ نے مرتب کیا ہے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

آپ اپنے زمانے کے اعجوبۂ روزگار ہستی تھے، آپ نے کسی تعلیمی ادارے سے حصولِ تعلیم کے بغیر روحانی ریاضت کی برکت سے قرآنی تأویل اور حکمت پر نظم و نثر میں ایک سو سے زیادہ کتابیں تحریر کیں، آپ چار زبانوں بُرُشسکی، اردو، فارسی اور تُرکی کے قادر الکلام شاعر ہیں، آپ اپنی مادری زبان بُرُشسکی کے اوّلین شاعر اور صاحبِ دیوان ہیں، آپ نے قرآنی حکمت کی روشنی میں "روحانی سائنس" کا انکشاف کیا ہے، جس کی بڑے پیمانے پر پذیرائی ہو رہی ہے، اس منفرد تحقیقی خدمت کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو ستارۂ امتیاز کے اعزاز سے نوازا ہے، بُرُشسکی زبان کی ترقی اور قوم کی سماجی زندگی میں اصلاح کیلئے آپ کی کوششیں مُنفرد ہونے کے باعث آپ بابائے بُرُشسکی، حکیمُ القلم اور لسانُ القوم کے القاب سے مشہور ہیں۔ آپکی گرانمایہ تخلیقات کے چند نمونے یہ ہیں، میزانُ الحقائق، عملی تصوّف اور روحانی سائنس، رُوح کیا ہے؟، کتابُ العلاج، قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیّت، اور آپکے جمع کردہ مواد پر مشتمل اوّلین بُرُشسکی-اُردو لُغت جو آپ کی رہنمائی میں مرتّب ہو کر کراچی یونیورسٹی سے شائع ہوگئی ہے، اسکے علاوہ آپ بُرُشسکی-جرمن ڈکشنری اور ہونزہ پروربز (HUNZA PROVERBS) کی تدوین میں بالترّتیب ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے پروفیسر برگر اور یونیورسٹی آف مانٹریال کے پروفیسر ٹیفو کے بھی ہمکار مصنّف (CO-AUTHOR) رہے ہیں۔

9 781903 440780

INSTITUTE FOR
SPIRITUAL WISDOM &
LUMINOUS SCIENCE
knowledge for a united humanity